عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر: ۳۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آپ کے مسائل

روزہ کے مسائل

عقیدۂ ختم نبوت کا منکر ملعون و مردود ہے

چیچنیا تاریخ کے آئینہ میں

رحمت للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں سے کفر کی ظلمت مٹانے کے لئے آئے
دلوں میں شمعِ ایمانی جلانے کے لئے آئے

نبی آئے ہزاروں، اور گئے درسِ وفا دے کر
سلام اُنؐ پر جو آئے اور آنے کے لئے آئے

جہاں میں علم اور انصاف کی پھر طرحِ نو ڈالی
سرِ ظلم و جہالت پھر جھکانے کے لئے آئے

فضائیں نغمۂ توحید سے معمور کر ڈالیں
بہاریں گلشنِ ہستی میں لانے کے لئے آئے

رہ و رسمِ وفا کو اہلِ دنیا چھوڑ بیٹھے تھے
انہیں راہِ محبت پھر دکھانے کے لئے آئے

گھری تھی کشتیٔ انسانیت موج و تلاطم میں
وہ بن کر ناخدا کشتی بچانے کے لئے آئے

سلام اُنؐ پر کرم تھا عام جن کا دوست دشمن پر
درود اُنؐ پر جو سوتوں کو جگانے کے لئے آئے

سلام اُنؐ پر جو غم میں قوم کے راتوں کو روتے تھے
درود اُنؐ پر جو روتوں کو ہنسانے کے لئے آئے

اُنہیںؐ کا نام لے کر صبح کو کلیاں چٹکتی ہیں
وہ کانٹوں میں رہے اور گل کھلانے کے لئے آئے

کھلائے پھول صحرا میں، چمن کو رونقیں بخشیں
فضا پر ابرِ رحمت بن کے چھانے کے لئے آئے

یہ خستہ حال کیفی بھی اُنہیںؐ کا نام لیوا ہے
گنہگاروں کو جو اپنا بنانے کے لئے آئے

۲۰ر دسمبر ۶۰ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۳۵ ● بتاریخ ۷ تا ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۷ تا ۱۳ فروری

اس شمارے میں

۱۔ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۲
۲۔ اداریہ ۳
۳۔ ماہ رمضان المبارک کی فضیلت ۶
۴۔ ماہ رمضان المبارک کے مطالبات ۱۰
۵۔ تہجد۔ خالق اور مخلوق کے درمیان رازدارانہ تعلق ۱۵
۶۔ عقیدۂ ختم نبوت کا منکر ملعون و مردود ہے ۱۶
۷۔ آپ کے مسائل۔ روزہ کے مسائل ۱۹
۸۔ چیچنیا۔ تاریخ کے آئینہ میں ۲۲

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

کمپوزنگ
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8190.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

ماہ رمضان المبارک........ برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان کامل والوں کے لئے نیکیوں کا موسم بہار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا کے ہر خطے میں دشمنان ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھے گی

نیکیوں کا موسم بہار' برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس موسم بہار میں نیکیوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ برکتیں اور رحمتیں اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق کامل عطا فرمائیں (آمین)۔

قیامت تک کے لئے انسانیت کی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آخری کتاب ہدایت قرآن مجید کو اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حسب ضرورت وموقعہ نازل فرمانے کے لئے آسمان دنیا پر رمضان المبارک میں بھیجا۔ قرآن کریم کی عظمت وتقدیس کے طفیل اس پورے مہینے کے دامن کو خصوصی برکتوں اور رحمتوں سے لبریز کر دیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کی پہلی رات ہی سے شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہنے دیا جاتا۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک بھی دروازہ بند نہیں رہنے دیا جاتا۔ اور اللہ کی طرف سے مقرر فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ خیر تلاش کرنے والو آگے آؤ اور شر تلاش کرنے والو رک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور رمضان کی ہر رات میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے' جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا' اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر(۷۰) فرض ادا کئے' یہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا ثواب جنت ہے' اور یہ ہمدردی وغم خواری کا مہینہ ہے' اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا' مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے' یا ایک کھجور سے' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا' اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے (تراویح اور نوافل میں) قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اس مہینہ میں ایک رات لیلۃ القدر آتی ہے جس میں ایمان و ثواب کی نیت سے عبادت ونوافل کا اجر ایک ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اس ماہ مبارک میں اجر وثواب کی فراوانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس میں زندگی کو نفس وخواہش کے مطابق گزارنے کے بجائے کامل اطاعت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ میں صرف کیا جائے۔ آنکھ' کان' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر تمام اعضاء کو گناہوں کے کام سے بچا کر رکھا جائے' خصوصاً آنکھ کی بدنظری جس کو آج کل معمولی سمجھا جاتا ہے اور معمولات زندگی میں غیر محرموں (مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں) سے گفتگو میں' اس میں بڑی بے احتیاطی ہوتی ہے۔ یہ بدنظری دل کو حلاوت ایمانی سے محروم کر دینے کا باعث بن جاتی ہے۔ زبان کو بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے

بچایا جائے۔ خرید و فروخت میں خراب اور عیب دار چیز کو اچھا بتا کر بیچنے سے پرہیز کیا جائے۔ روزے میں حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے بچنا بہت ضروری ہے۔ یاد رکھئے کہ روزہ کا ظاہری عمل تو یہی ہے کہ کھانے پینے اور حلال چیزوں سے انسان دن بھر خود کو روکے رکھے مگر مقصود اصلی اس سے تقویٰ کا حصول ہے اور وہ حلال چیزوں کا استعمال چھوڑنے کے ساتھ حرام چیزوں سے پرہیز کے بغیر حاصل ہونا ناممکن ہے۔

گیارہ مہینے کے بعد نفس کو بہلا پھسلا کر اس پر مجبور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ یہ ایک مہینہ خواہشات کو چھوڑ کر اطاعت الٰہیہ اور اتباع نبی اکرم ﷺ میں گزار لے' یہ ایک مہینہ صرف نیکیاں سمیٹنے میں صرف کر دے۔ دوزخ سے خلاصی اور جنت کے استحقاق کے لائق بنانے میں تعاون کرے۔ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اس طرح معاصی اور ممنوعات سے پرہیز کے ساتھ ایماناً" واحتساباً" دن رات عبادت و ذکر میں مشغول رہ کر یہ مہینہ گزارا جائے گا تو انشاء اللہ مقصود اصل "تقویٰ" حاصل ہو جائے گا۔

رمضان المبارک کی یہ برکات و خصوصیات صرف امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے لئے خصوصی انعام ہے۔ یہ انعام پہلے کسی بھی نبی کی امت کو عطا نہیں کیا گیا۔ ان برکات و خصوصیات سے امت اس وقت تک مستفیض ہوتی رہے گی جب تک حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کمربستہ رہے گی۔ اس لئے کہ شیطان رجیم نے ازل میں جو مہلت حاصل کی تھی وہ اس امت کو صراط مستقیم سے ہٹا کر غلط راہوں پر ڈالنے کی نت نئی تدبیریں اختیار کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے میں (نعوذ باللہ) غلطیاں نکالنے کی راہ دکھاتا ہے' تعلیمات دین میں غلط معانی اور تشریحات ڈھونڈھنے کی راہ دکھاتا ہے' باطل نظریات و عقائد اور اعمال کو خوبصورت اور مزین بنا کر پیش کرتا ہے' یہاں تک کہ اس ظالم نے حضور ﷺ کا بابرکت دامن مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے اپنے دوستوں میں سے بہت سے جھوٹے نبی بنا کر کھڑے کر دیئے اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کو جہنم کا ایندھن بنا کر چھوڑا۔

ہر لحہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی یہ خصوصی نعمتیں' برکتیں اور رحمتیں صرف حضور اکرم ﷺ کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کو ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اس دور میں ایک گروہ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہ دامن رحمت چھڑانے کی محنت میں لگا ہوا ہے۔ نہ صرف ہماری حکومت بلکہ عالمی سطح پر یہود و نصاریٰ اور تمام کافر قوتیں اس گروہ کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور اس گروہ کو تمام مادی وسائل مہیا کر کے طاقت اور پروپیگنڈے کے ذریعے مسلمانوں کو یہ بتانے کی بھرپور کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ (نعوذ باللہ) حضور اکرم ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد بھی نیا نبی آسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں حضور ﷺ پر ختم نبوت کے عقیدہ کی بیخ کنی کر کے نئے نبی کی گھڑی ہوئی شریعت کو "اسلام" کے نام پر دنیا میں پھیلانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور یہ گروہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ اس صورتحال میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ پہلے تو وہ دین اسلام کے ضروری عقائد و تعلیمات خصوصاً" عقیدۂ ختم نبوت سے کماحقہ واقفیت حاصل کرنے کی فکر و کوشش کرے۔ پھر حتی المقدور اپنے متعلقین اہل و عیال' دوست و احباب اور حلقہ تعارف میں ان ضروری عقائد و تعلیمات کو سکھانے کی فکر کرے۔

یاد رکھئے! قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے کے لئے معانی و تشریحات میں اختلاف پایا جاسکتا ہے اور پایا جاتا ہے' اسی نقطہ نظر کے اختلاف کے سبب اس دور میں مسلمان بہت سے فرقوں میں بٹے نظر آتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور آپ پر ختم نبوت کا عقیدہ ایک ایسا نقطہ اتحاد ہے کہ مسلمان کہلانے والا کوئی گروہ' کوئی جماعت' کوئی فرد اس میں لب کشائی کی گنجائش نہیں رکھتا۔ اس لئے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر تمام مسلمان "عقیدۂ ختم نبوت" کی بنیاد پر متحد و متفق ہو کر یہود و نصاریٰ اور تمام کافر قوتوں کی پشت پناہی میں پروان چڑھنے والے "فتنہ قادیانیت" کا قلع قمع کرنے کے ساتھ ساتھ کافر قوتوں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہی وقت کی آواز ہے' رمضان المبارک کا پیغام ہے۔

" عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا قیام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کی فکر مندی کے نتیجہ میں عمل میں آیا۔ اپنے یوم تاسیس سے اب تک یہی اس کا مقصود ہے اور یہی اس کا مشن ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو قادیانیت کے پرفریب طور طریقوں سے آگاہ کیا جائے' تاکہ مسلمان اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے قادیانیوں کی چالوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قادیانی لوگ بہت حیلوں بہانوں سے قادیانیت کے جال میں مسلمانوں کو پھانسنے میں مصروف ہیں۔ نوجوان تربیت یافتہ لڑکیوں کے ذریعہ دفتروں اور حساس اداروں میں نوجوانوں سے ٹیلی فون پر اور براہ راست روابط قائم کئے جاتے ہیں۔ بیرون ملک سفری سہولتیں اور روزگار کا لالچ دیا جاتا ہے اور اب روسی یہودیوں کے تعاون سے بین الاقوامی سطح پر "احمدی مسلم ٹیلی ویژن" چینل کے نام سے ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانی نشریات کا مکروہ سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ انگریز اور یہودی قادیانیوں کی حمایت میں مقالات لکھ رہے ہیں' سیمینار منعقد کر رہے ہیں' امریکی سینیٹر اور اعلیٰ عہدیدار نہ صرف مغرب میں بلکہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں پر دباؤ ڈال کر قادیانیوں کو بے پناہ مراعات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان حالات میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ نشریاتی و تبلیغی محاذ پر مبلغین کے مزید تربیتی اداروں کے ساتھ انگریزی' جرمن اور دیگر عالمی زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ پاکستان کے گلی گلی' محلے محلے "ختم نبوت لائبریریاں" قائم کرنے کا پروگرام ہے' جہاں مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت اور اس کی حفاظت سے متعلق ضروری تربیت کا انتظام کرنا مقصود ہے۔ امریکہ' کینیڈا اور افریقی ممالک کے علاوہ روس کے تسلط سے نو آزاد مسلمان ریاستوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جو مراکز تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے دائرۂ کار کو مزید وسیع کرنے کی شدید فوری ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ سب مسلمان حکومتوں کی ذمہ داری تھی۔ مگر فی الوقت وہ سب یہود و نصاریٰ کی حاشیہ بردار نظر آتی ہیں۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں "عقیدۂ ختم نبوت" کی حفاظت کے تمام اقدامات اور منصوبوں کے لئے مخیر مسلمان عوام کے مالی تعاون کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ مخیر مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ خالص اللہ کی خوشنودی کے لئے دل کھول کر زیادہ سے زیادہ عطیات اور مالی تعاون پیش کریں۔ دنیا میں "ختم نبوت" کی حفاظت کے کار خیر میں شمولیت کے ذریعہ "اسلامی عزت" کی نعمت سے مستفیض ہونے کے ساتھ اخروی انعامات کا استحقاق حاصل کریں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت

ارشاد خداوندی ہے :

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ و من کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر و لتکملوا العدۃ و لتکبروا اللہ علی ما ھداکم و لعلکم تشکرون۔ (البقرہ : ۱۸۵)

ترجمہ "ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے' منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔

سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) اور تاکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (و ثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیث مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں) اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا' اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا' اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کی تلاش کرنے والے! آگے آ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا' اس میں فرمایا' اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے' جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا' اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے' یہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا ثواب جنت ہے' اور یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے' اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلو خلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا' مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے' یا ایک کھجور سے' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا' اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں۔ اے ہمارے رب اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ' و رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کمافی المجمع ص۱۴۲ ج۳)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے' اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں' اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' و فیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی و ھو ضعیف کمافی مجمع الزوائد ص ۱۴۳ ج۳)

روزے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو(اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' مگر روزہ اس(قانون) سے مستثنیٰ ہے(کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا(بے حد و حساب) بدلہ دوں گا(اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے(پینے) کو محض میری(رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزے دار کے منہ کی بو(جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک(و عنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ یعنی قیامت کے دن کریں گے۔ روزہ کہتا ہے۔ اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا(کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان(کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں(کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے(۲۹ر شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو(شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

سحری کھانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم۔ مشکوٰۃ)

عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے(کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ(غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دین غالب رہے گا' جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے' کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز(مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

افطار کی دعا

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله۔

"پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

حضرت معاذ بن زہرہؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔" (ابوداؤد' مرسلا' مشکوٰۃ)

حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وہو ضعیف کمافی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ(دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں' اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وہو ضعیف الزوائد ص ۱۴۳ ج ۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی' یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی۔ اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا' خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللهم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی۔

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے' کہ میری بخشش فرما دیجئے۔" (بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت، محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت ﷺ لنگی مضبوط باندھ لیتے(یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے' اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا'

سوائے بد قسمت اور محروم نصیب کے۔ (ابن ماجہ' و اسنادہ حسن' انشاء اللہ۔ ترغیب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری' مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں' الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ فرمائیے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا' یہ دعا پڑھا کر۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ (احمد' ترمزی' ابن ماجہ مشکو)

"اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں' معافی کو پسند فرماتے ہیں' پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمۃ باب' مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل

حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے' یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔ اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہو گا۔ (بیہقی' ترغیب)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہو گا۔ (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد' یا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی : شعب الایمان' بغوی : شرح السنۃ مع مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے' اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے۔ آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے۔ پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ ﷺ فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا۔ جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہ' ترغیب)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ (صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)۔

دو عورتوں کا قصہ

حضرت عبیدؓ' رسول اللہ ﷺ کے آزاد شدہ غلام' کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپؐ نے سکوت اور اعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا' (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے۔ اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی' خون' پیپ اور گوشت نکلا۔ جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کر لیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص ۴۳۰ ج ۵۔ مجمع الزوائد ص ۱۷۱ ج ۳)

روزے کے درجات

حجتہ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔

ا۔ عام۔ ۲۔ خاص۔ ۳۔ خاص الخاص۔

عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

اول۔ آنکھ کی حفاظت۔ کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴ و صحہ من حدیث حذیفۃ رضی اللہ عنہ و تعقبہ الذہبی فقال۔ اسحاق واہ و عبدالرحمٰن ہو الواسطی ضعفوہ۔ و رواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' قال الہیثمی۔ وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وہو ضعیف۔ مجمع الزوائد ص ۶۳' ج ۸)

دوم۔ زبان کی حفاظت۔ کہ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے (صحاح)۔

سوم۔ کان کی حفاظت۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم۔ بقیہ اعضا کی حفاظت۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم۔ افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں' جس کو آدمی بھرے (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکرب) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم۔ افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا۔ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو' اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے' البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشۂ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے' یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء' صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم ص ۲۶۸-۱۶۹ ج ۲ ملخصاً)

روزے میں کوتاہیاں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے "اصلاح انقلاب" میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی "جامع المجددین" ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں۔

"بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے۔ ان میں سے بہت تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے' ایسے ہی ایک شخص کو' جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا' کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو۔ چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا' پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیو' ورنہ فلاں مہلک مرض ہوجائے گا تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا' یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑادیں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا ..."

"بعضوں کی یہ بے ودھنگی اس بد عقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے' اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں۔ اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں' مثلاً روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو۔ یا۔ بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا۔ سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' زمرۂ کفار میں داخل ہیں' اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے اور دوسرے کا "ایمان شکن" بھی اور "دل شکن" بھی....

" اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے' مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر "شرعاً" معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانہ سے افطار کردیتے ہیں۔ مثلاً خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو روزہ افطار کردیا۔ کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں' حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں اس لئے گنہگار ہوں گے۔"

"بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے' مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے' اور "شرعاً" بقیہ دن میں امساک' یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے' مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واحکام کی تعلیم و تعلم ہے۔"

"بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں' لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو۔ جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ کے لئے بھی.... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتاً" پابند ہونا دشوار ہوتا ہے' تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو ایکبارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔"

"بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط تفریط نہیں کرتے' لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرمگاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ کہ نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں' جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون ان سب کو نظر انداز کرکے اپنے صوم کو "جسد بے روح" بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے' سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے۔ اگر غیبت کی

باقی ص ۲۷ پر

مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

ماہِ رمضان المبارک کے مطالبات

انشاء اللہ چند روز کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے' اور کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس مہینے کی عظمت اور برکت سے واقف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے۔ اور نہ معلوم کیا کیا رحمتیں اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنے بندوں کی طرف مبذول فرماتے ہیں۔ ہم اور آپ ان رحمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اس مہینے کے اندر بعض اعمال ایسے ہیں۔ جب کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ مثلاً اس ماہ میں روزے فرض ہیں۔ الحمد للہ۔ مسلمان کو روزہ رکھنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اور تراویح کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ سنت ہے' اور مسلمانوں کو اس میں شرکت کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے' لیکن اس وقت ایک اور پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رمضان کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ اس میں روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور رات کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ اور بس' اس کے علاوہ اور کوئی خصوصیت نہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں عبادتیں اس مہینے کی بڑی اہم عبادات میں سے ہیں۔ لیکن بات صرف یہاں تک ختم نہیں ہوتی' بلکہ درحقیقت رمضان المبارک ہم سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ: وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

(سورۃ الذاریات)

یعنی میں نے جنات اور انسانوں کو صرف ایک کام کے لئے پیدا کیا' وہ یہ کہ میری عبادت کریں' اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ بتایا کہ وہ اللہ کی عبادت کرے۔

کیا فرشتے کافی نہیں تھے؟

یہاں بعض لوگوں کو خاص کر نئی روشنی کے لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت تھا' تو اس کام کے لئے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ کام تو فرشتے پہلے سے بہت اچھی طرح انجام دے رہے تھے اور وہ اللہ کی عبادت تسبیح اور تقدیس میں لگے ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمانے کا ارادہ کیا اور فرشتوں کو بتایا کہ میں اس طرح کا ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں تو فرشتوں نے بیساختہ یہ کہا کہ آپ ایک ایسے انسان کو پیدا کر رہے ہیں۔ جو زمین میں فساد مچائے گا۔ اور خون ریزی کرے گا' اور عبادت' تسبیح و تقدیس ہم انجام دے رہے ہیں۔۔۔۔ اسی طرح آج بھی اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کر رہے ہیں کہ اگر انسان کی تخلیق کا مقصد صرف عبادت ہوتا تو اسکے لئے انسان کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ کام تو فرشتے پہلے ہی انجام دے رہے ہیں۔

فرشتوں کا کوئی کمال نہیں

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔ لیکن ان کی عبادت بالکل مختلف نوعیت کی تھی۔ اور انسان کے سپرد جو عبادت کی گئی وہ بالکل مختلف نوعیت کی تھی۔ اس لئے کہ فرشتے جو عبادت کر رہے تھے۔ ان کے مزاج میں اس کے خلاف کرنے کا امکان ہی نہیں ہے۔ اگر وہ چاہیں کہ عبادت نہ کریں تو ان کے اندر عبادت چھوڑنے کی صلاحیت نہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر سے گناہ کرنے کا امکان ہی ختم فرما دیا اور نہ انہیں بھوک لگتی ہے' نہ ان کو پیاس لگتی ہے' اور نہ ان کے اندر شہوانی تقاضہ پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے دل میں گناہ کا وسوسہ بھی نہیں گذرتا' گناہ کی خواہش اور گناہ پر اقدام تو دور کی بات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی عبادت پر کوئی اجر و ثواب بھی نہیں رکھا۔ کیونکہ اگر فرشتے گناہ نہیں کر رہے ہیں تو اس میں ان کا کوئی کمال نہیں۔ اور جب کوئی کمال نہیں تو پھر جنت والا اجر و ثواب بھی مرتب نہیں ہوگا۔

نابینا کا بچنا کمال نہیں

مثلاً ایک شخص بینائی سے محروم ہے' جس کی وجہ سے ساری عمر اس نے نہ کبھی فلم دیکھی' نہ کبھی ٹی وی دیکھا۔ اور نہ کبھی غیر محرم پر نگاہ ڈالی۔ بتایئے کہ ان گناہوں کے نہ کرنے میں اس کا کیا کمال ظاہر ہوا؟ اس لئے کہ اس کے اندر ان گناہوں کے کرنے کی صلاحیت ہی نہیں۔ لیکن ایک دوسرا شخص جس کی بینائی بالکل ٹھیک ہے۔ جو چیز چاہے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن دیکھنے کی صلاحیت موجود ہونے کے باوجود جب کسی غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ فوراً صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے نگاہ نیچی کر لیتا ہے۔ اب بظاہر دونوں گناہوں سے بچ رہے ہیں۔ لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پہلا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہے۔ اور دوسرا شخص بھی گناہ سے بچ رہا ہی۔ لیکن پہلے شخص کا گناہ سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ اور دوسرے شخص کا گناہ سے بچنا کمال ہے۔

یہ عبادت فرشتوں کے بس کی نہیں ہے

لہذا اگر ملا نکہ صبح سے شام تک کھانا نہ کھائیں تو یہ کوئی کمال نہیں۔ اس لئے کہ انہیں بھوک ہی نہیں لگتی۔ اور انہیں کھانے کی حاجت ہی نہیں۔ لہذا ان کے نہ کھانے پر کوئی اجر ثواب نہیں۔ لیکن انسان ان تمام حاجتوں کو لے کر پیدا ہوا ہے۔ لہذا کوئی انسان کتنے ہی بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ جائے۔ حتیٰ کہ سب سے اعلیٰ مقام یعنی نبوت پر پہنچ جائے۔ تب بھی وہ کھانے سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کفار نے انبیاء پر بھی یہی اعتراض کیا کہ:

مال لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق (سورۃ الفرقان ۷)

یعنی یہ رسول کیسے ہیں جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ تو کھانے کا تقاضہ انبیاء کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے۔ اب اگر انسان کو بھوک لگ رہی ہے۔ لیکن اللہ کے حکم کی وجہ سے کھانا نہیں کھا رہا ہے۔ تو یہ کمال کی بات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک ایسی مخلوق پیدا کر رہا ہوں' جس کو بھوک بھی لگے گی' پیاس بھی لگے گی' اور اس کے اندر شہوانی تقاضے بھی پیدا ہوں گے۔ اور گناہ کرنے کے داعیے بھی ان کے اندر پیدا ہوں گے' لیکن جب گناہ کا داعیہ پیدا ہوگا' اس وقت وہ مجھے یاد کرلے گا۔ اس کی یہ عبادت اور گناہ سے بچنا ہمارے یہاں قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اور جس کا اجر و ثواب اور بدلہ دینے کے لئے ہم نے ایسی جنت تیار کر رکھی ہے۔ جس کی صفت عرضھا السمٰوٰت والارض ہے۔ اس لئے اس کے دل میں داعیہ اور تقاضہ ہو رہا ہے' اور خواہشات پیدا ہو رہی ہیں۔ اور گناہ کے محرکات سامنے آرہے ہیں۔ لیکن یہ انسان ہمارے خوف اور ہماری عظمت کے تصور سے اپنی آنکھ کو گناہ سے بچا لیتا ہے۔ اپنے کان کو گناہ سے بچا لیتا ہے۔ اپنی زبان کو گناہ سے بچا لیتا ہے۔ اور گناہوں کی طرف اٹھتے ہوئے قدموں کو روک لیتا ہے۔ کہ میرا اللہ مجھ سے

ناراض نہ ہو جائے۔ یہ عبادت فرشتوں کے بس میں نہیں تھی۔ اس عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا کمال

حضرت یوسف علیہ السلام کو جو فتنہ زلیخا کے مقابلے میں پیش آیا۔ کون مسلمان ایسا ہے جو اس کو نہیں جانتا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو گناہ کی دعوت دی۔ اس وقت زلیخا کے دل میں بھی گناہ کا خیال پیدا ہوا' اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دل میں بھی گناہ کا خیال آگیا۔ عام لوگ تو اس سے حضرت یوسف علیہ السلام پر اعتراض اور ان کی تنقیص بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم یہ بتلانا چاہتا ہے کہ گناہ کا خیال آجانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے خوف اور ان کی عظمت کے استحضار سے اس گناہ کے خیال پر عمل نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر لیا۔ لیکن اگر گناہ کا خیال بھی دل میں نہ آتا۔ اور گناہ کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہوتی۔ اور گناہ کا تقاضہ ہی پیدا نہ ہوتا۔ تو پھر ہزار مرتبہ زلیخا گناہ کی دعوت دے اس سے بچنے میں کمال کی تو کوئی بات نہیں تھی۔ کمال تو یہی تھا۔ کہ کہ گناہ کی دعوت دی جارہی ہے۔ اور ماحول بھی موجود۔ حالات بھی سازگار' اور دل میں خیال بھی آرہا ہے۔ لیکن ان سب چیزوں کے باوجود اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر کے فرمایا کہ "معاذ اللہ" (سورۃ یوسف:۲۳)

کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ عبادت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا۔

ہماری جانوں کا سودا ہو چکا ہے

جب انسان کا مقصد تخلیق عبادت ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ جب انسان دنیا میں آئے تو صبح سے لے کر شام تک عبادت کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے' اور اس کو دوسرے کام کرنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم نے فرمایا کہ:

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ (سورۃ التوبہ:۱۱۱)

یعنی اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے۔ اور اس کا معاوضہ یہ مقرر فرمایا کہ آخرت میں ان کو جنت ملے گی۔ ہماری جانیں بک چکی ہیں۔ تو یہ جانیں جو ہم لئے بیٹھے ہیں وہ ہماری نہیں ہیں بلکہ بکا ہوا مال ہے۔ اس کی قیمت لگ چکی ہے۔ جب یہ جان اپنی نہیں ہے تو اس کا تقاضہ یہ تھا کہ اس کی جان اور جسم کو سوائے اللہ کی عبادت کے دوسرے کام میں نہ لگایا جائے۔ لہٰذا اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا جاتا کہ تمہیں صبح سے شام تک دوسرے کام کرنے کی اجازت نہیں۔ بس صرف سجدے میں پڑے رہا کرو۔ اور اللہ اللہ کیا کرو۔ دوسرے کاموں کی اجازت نہیں۔ نہ کمانے کی اجازت ہے' نہ کھانے کی اجازت ہے۔ تو یہ حکم انصاف کے خلاف نہ ہوتا۔ اس لئے کہ پیدا ہی عبادت کے لئے کیا گیا ہے۔

ایسے خریدار پر قربان جایئے

لیکن قربان جایئے ایسے خریدار پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جان و مال کو خرید بھی لیا' اور اس کی قیمت بھی پوری لگادی۔ یعنی جنت' پھر وہ جان و مال ہمیں واپس بھی لوٹا دیا کہ یہ جان و مال تم اپنے پاس رکھ لو۔ اور ہمیں اس بات کی اجازت دے دی کہ کھاؤ' پیو' کماؤ' اور دنیا کے کاروبار کرو۔ بس پانچ وقت کی نماز پڑھ لیا کرو' اور فلاں فلاں چیزوں سے پرہیز کرو۔ باقی جس طرح چاہو کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت اور عنایت ہے۔

اس ماہ میں اصل مقصد کی طرف آجاؤ

لیکن جائزہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ بھی جانتے تھے کہ جب یہ انسان دنیا کے کاروبار اور کام دھندوں میں لگے گا تو رفتہ رفتہ اس کے دل پر غفلت کے پردے پڑ جایا کریں گے۔ اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں کھو جائے گا۔ تو اس غفلت کو دور کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کچھ اوقات مقرر فرمادیئے ہیں۔ ان میں سے ایک رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس لئے کہ سال کے گیارہ مہینے تو آپ تجارت میں' زراعت میں' مزدوری میں اور دنیا کے کاروبار اور دھندوں میں' کھانے کمانے اور ہنسنے بولنے میں لگے رہے۔ اور اس کے نتیجے میں دلوں پر غفلت کا پردہ پڑنے لگتا ہے۔ اس لئے ایک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مقرر فرمادیا کہ اس مہینے میں تم اپنے اصل مقصد تخلیق یعنی عبادت کی طرف لوٹ کر آؤ۔ جس کے لئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا' اور جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا' اس ماہ میں اللہ کی عبادت میں لگو' اور گیارہ مہینے تک تم سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں' ان کو بخشواؤ' اور دل کی صلاحیتوں پر جو میل آچکا ہے۔ اس کو دھلواؤ اور دل میں جو غفلت کے پردے پڑ چکے ہیں' ان کو اٹھواؤ۔ اس کام کے لئے ہم نے یہ مہینہ مقرر کیا ہے۔

رمضان کے معنی

لفظ "رمضان" میم کے سکون کے ساتھ ہم غلط استعمال کرتے ہیں۔ صحیح لفظ "رمضان" میم کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور "رمضان" کے لوگوں نے بہت سے معنی بیان کئے ہیں۔ لیکن اصل عربی زبان میں "رمضان" کے معنی ہیں۔ "جھلسا دینے والا اور جلا دینے والا" اور اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جارہا تھا۔ اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا۔ اس لئے لوگوں نے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا۔

اپنے گناہوں کو بخشوالو

لیکن علماء نے فرمایا کہ اس ماہ کو "رمضان" اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے فضل و کرم سے بندوں کے گناہوں کو جھلسا دیتے ہیں۔ اور جلا دیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا۔ گیارہ مہینے دنیاوی کاروبار' دنیاوی دھندوں میں لگے رہنے کے نتیجے میں غفلتیں دل پر چھاگئیں' اور اس عرصہ میں جب گناہوں اور خطاؤں کا ارتکاب ہوا' ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر انہیں بخشوالو۔ اور غفلت کے پردوں کو دل سے اٹھاؤ' تاکہ زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا کہ:

یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون
(سورۃ البقرہ:۱۸۳)

یعنی یہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔ تو رمضان کے مہینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ سال بھر کے گناہوں کو بخشوانا' اور غفلت کے حجاب دل سے اٹھانا۔ اور دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا۔ جیسے کسی مشین کو جب کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو اس کے بعد اس کی سروس کرانی پڑتی ہے۔ اس کی صفائی کرانی ہوتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی سروس اور اوور ہالنگ کے لئے یہ رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ اس مہینے میں اپنی صفائی کراؤ' اور اپنی زندگی کو ایک نئی شکل دو۔

اس ماہ کو فارغ کرلیں

لہٰذا صرف روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کی حد تک بات ختم نہیں ہوتی' بلکہ اس مہینے کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس مہینے میں دوسرے کاموں سے فارغ کرلے۔ اس لئے کہ گیارہ مہینے تک زندگی کے دوسرے کام دھندوں میں لگے رہے۔ لیکن یہ مہینہ انسان کے لئے اس کی اصل مقصد تخلیق کی طرف لوٹنے کا مہینہ ہے۔ اس لئے اس مہینے کے تمام اوقات' ورنہ کم از کم اکثر اوقات یا جتنا زیادہ سے زیادہ ہوسکے۔ اللہ کی عبادت میں صرف کرے۔ اور اس کے لئے انسان کو پہلے سے تیار ہونا چاہئے۔ اور اس کا پہلے سے پروگرام بنانا چاہئے۔

استقبال رمضان کا صحیح طریقہ

آج کل عالم اسلام میں ایک بات چل پڑی ہے۔ جس کی ابتداء عرب ممالک خاص کر مصر اور شام سے ہوئی۔ اور پھر دوسری ملکوں میں بھی رائج ہوگئی۔ اور ہمارے یہاں بھی آگئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے کچھ محفلیں منعقد ہوتی ہیں جس کا نام "محفل استقبال رمضان" رکھا جاتا ہے۔ جس میں رمضان سے ایک دو دن پہلے ایک اجتماع منعقد کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن کریم اور تقریر اور وعظ رکھا جاتا ہے۔ جس کا مقصد لوگوں کو یہ بتلانا ہوتا ہے کہ ہم رمضان المبارک کا استقبال کر رہے ہیں اور اس کو "خوش آمدید" کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ رمضان المبارک کے استقبال کا یہ جذبہ بہت اچھا ہے' لیکن یہی اچھا جذبہ جب آگے بڑھتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد بدعت کی شکل اختیار کرلیتا ہے' چنانچہ بعض جگہوں پر اس استقبال کی محفل نے

بدعت کی شکل اختیار کرلی۔۔۔۔ لیکن رمضان المبارک کا اصل استقبال یہ ہے کہ رمضان آنے سے پہلے اپنے نظام الاوقات بدل کر ایسا بنانے کی کوشش کرو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ جل شانہ کی عبادت میں صرف ہو‘ رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے یہ سوچو کہ یہ مہینہ آرہا ہے‘ کس طرح میں اپنی مصروفیات کم کرسکتا ہوں۔ اس مہینے میں اگر کوئی شخص اپنے آپ کو بالکلیہ عبادت کے لئے فارغ کرلے تو سبحان اللہ‘ اور اگر کوئی شخص بالکلیہ اپنے آپ کو فارغ نہیں کرسکتا تو پھر یہ دیکھے کہ کون کون سے کام ایک ماہ کے لئے چھوڑ سکتا ہوں‘ ان کو چھوڑے۔ اور کن مصروفیات کو کم کرسکتا ہوں‘ انکو کم کرے‘ اور جن کاموں کو رمضان کے بعد تک موخر کرسکتا ہے۔ ان کو موخر کرے۔ اور رمضان کے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت میں لگانے کی فکر کرے۔ میرے نزدیک استقبال رمضان کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ اگر یہ کام کرلیا تو انشاء اللہ رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار و برکات حاصل ہوں گے‘۔۔۔ ورنہ یہ ہوگا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا اور اس سے صحیح طور پر فائدہ ہم نہیں اٹھاسکیں گے۔

روزہ اور تراویح سے ایک قدم آگے

جب رمضان المبارک کو دوسرے مشاغل سے فارغ کرلیا‘ تو اب اس فارغ وقت کو کس کام میں صرف کرے؟ جہاں تک روزوں کا تعلق ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور جہاں تک تراویح کا معاملہ ہے۔ اس سے بھی ہر شخص واقف ہے۔ لیکن ایک پہلو کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

وہ یہ کہ الحمدللہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے‘ اس کے دل میں رمضان المبارک کا ایک احترام اور اس کا تقدس ہوتا ہی‘ جس کی وجہ سے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ کی عبادت کچھ زیادہ کرے۔ اور کچھ نوافل زیادہ پڑھے۔ جو لوگ عام دنوں میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں۔ وہ لوگ بھی تراویح جیسی لمبی نماز میں بھی روزانہ شریک ہوتے ہیں۔ یہ سب الحمدللہ اس ماہ کی برکت ہے کہ لوگ عبادت میں‘ نماز میں‘ ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں۔

ایک مہینہ اس طرح گزار لو

لیکن ان سب نفلی نمازوں‘ نفلی عبادات‘ نفلی ذکر و اذکار‘ اور نفلی تلاوت قرآن کریم سے زیادہ مقدم ایک اور چیز ہے۔ جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس مہینے کو گناہوں سے پاک کرکے گزارنا کہ اس ماہ میں ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ اس مبارک مہینے میں آنکھ نہ بہکے‘ نظر غلط جگہ پر نہ پڑے‘ کان غلط چیز نہ سنیں۔ زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی معصیت سے مکمل اجتناب ہو‘ یہ مبارک مہینہ اگر اس طرح گزار لیا۔ پھر چاہے ایک نفلی رکعت نہ پڑھی ہو۔ اور تلاوت زیادہ نہ کی ہو۔ اور نہ ذکر و اذکار کیا ہو۔ لیکن گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ کی معصیت اور نافرمانی سے بچتے ہوئے یہ مہینہ گزار دیا تو آپ قابل مبارک باد ہیں۔ اور یہ مہینہ آپ کے لئے مبارک ہے۔ گیارہ مہینے تک ہر قسم کے کام میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور یہ اللہ تبارک کا ایک مہینہ آرہا ہے۔ کم از کم اس کو تو گناہوں سے پاک کرلو۔ اس میں تو اللہ کی نافرمانی نہ کرو۔ اس میں تو کم از کم جھوٹ نہ بولو۔ اس میں تو غیبت نہ کرو۔ اس میں تو بدنگاہی کے اندر مبتلا نہ ہو۔ اس مبارک مہینے میں تو کانوں کو غلط جگہ پر استعمال نہ کرو۔ اس میں تو رشوت نہ کھاؤ‘ اس میں سود نہ کھاؤ‘ کم از کم یہ ایک مہینہ اس طرح گزار لو۔

یہ کیسا روزہ ہوا؟

اس لئے کہ آپ روزے تو ماشاء اللہ بڑے ذوق و شوق سے رکھ رہے ہیں‘ لیکن روزے کے کیا معنی ہیں؟ روزے کے معنی یہ ہیں کہ کھانے سے اجتناب کرنا‘ پینے سے اجتناب اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا‘ روزے میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو فی نفسہ حلال ہیں‘ کھانا حلال‘ پینا حلال اور جائز طریقے سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال‘ اب روزے کے دوران آپ ان حلال چیزوں سے تو پرہیز کررہے ہیں۔ نہ کھا رہے ہیں۔ اور نہ پی رہے ہیں۔ لیکن جو چیزیں پہلے سے حرام تھیں‘ مثلاً" جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا‘ بدنگاہی کرنا‘ جو ہر حال میں حرام تھیں۔ اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ روزہ رکھا ہوا ہے اور غیبت کررہے ہیں۔ روزہ رکھا ہوا ہے۔ اور بدنگاہی کررہے ہیں‘ اور روزہ رکھا ہوا ہے۔ لیکن وقت پاس کرنے کے لئے گندی گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں‘ یہ کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال چیز تو چھوڑ دی اور حرام چیز نہیں چھوڑی۔ اس لئے حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو مجھے اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس لئے جب جھوٹ بولنا نہیں چھوڑا جو پہلے سے حرام تھا۔ تو کھانا چھوڑ کر اس نے کونسا بڑا عمل کیا۔

روزہ کا ثواب ملیا میٹ ہوگیا

اگرچہ فقہی اعتبار سے روزہ درست ہوگیا۔ اگر کسی مفتی سے پوچھوگے کہ میں نے روزہ بھی رکھا تھا۔ اور جھوٹ بھی بولا تھا۔ تو وہ مفتی یہی جواب دے گا کہ روزہ درست ہوگیا۔ اس کی قضا واجب نہیں۔ لیکن اس کی قضا واجب نہ ہونے کے باوجود اس روزے کا ثواب اور برکات ملیا میٹ ہوگئیں‘ اس واسطے کہ تم نے اس روزے کی روح حاصل نہیں کی۔

روزہ کا مقصد تقویٰ کی شمع روشن کرنا

میں نے آپ کے سامنے جو یہ آیت تلاوت کی کہ۔

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے پچھلی امتوں پر فرض کئے گئے۔ کیوں روزے فرض کئے گئے؟ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو‘ یعنی روزہ اصل میں اس لئے تمہارے ذمہ فرض کیا گیا‘ تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے دل میں تقویٰ کی شمع روشن ہو۔ روزے سے تقویٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

روزہ تقویٰ کی سیڑھی ہے

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ روزے سے تقویٰ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ روزہ انسان کی قوت حیوانیہ اور قوت بہیمیہ کو توڑتا ہے‘ جب آدمی بھوکا رہے گا تو اس کی وجہ سے اس کی حیوانی خواہشات اور حیوانی تقاضے کچلے جائیں گے۔ جس کے نتیجے میں گناہوں پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سست پڑجائے گا۔

لیکن ہمارے حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔۔۔ نے فرمایا کہ صرف قوت بہیمیہ توڑنے کی بات نہیں ہے‘ بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ جب آدمی صحیح طریقے سے روزہ رکھے گا تو یہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے۔ اس لئے کہ تقویٰ کے کیا معنی ہیں؟ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی عظمت کے استحضار سے اس کا گناہوں سے بچنا‘ یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوکر مجھے جواب دینا ہے‘ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس تصور کے بعد جب انسان گناہوں کو چھوڑتا ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وامامن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی

(سورۃ النازعات ر ۴۰)

یعنی جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ اور کھڑا ہونا ہے‘ اور اس کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو ہوائے نفس اور خواہشات سے روکتا ہے‘ یہی تقویٰ ہے۔

میرا مالک مجھے دیکھ رہا ہے

لہٰذا "روزہ" حصول تقویٰ کے لئے بہترین ٹریننگ اور بہترین تربیت ہے‘ جب روزہ رکھ لیا تو آدمی پھر کیسا ہی گنہگار‘ خطاکار اور فاسق و فاجر ہو‘ جیسا بھی ہو‘ لیکن روزہ رکھنے کے بعد اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ سخت گرمی کا دن ہے۔ اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ اور کمرہ میں اکیلا ہے۔ کوئی دوسرا پاس موجود نہیں‘ اور دروازے پر کنڈی لگی ہوئی ہے۔ اور کمرہ میں فرج موجود ہے‘ اور اس فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اس وقت انسان کا نفس یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس شدید گرمی کے عالم میں ٹھنڈا پانی نکال کر پی لے

ہرگز نہیں پیئے گا۔ حالانکہ اگر وہ پانی پی لے تو کسی بھی انسان کو کانوں کان خبر نہ ہوگی۔ کوئی لعنت اور ملامت کرنے والا نہیں ہوگا۔ اور دنیا والوں کے سامنے وہ روزہ دار ہی رہے گا' اور شام کو باہر نکل کر آرام سے لوگوں کے ساتھ افطاری کھالے تو کسی شخص کو بھی پتہ نہیں چلتا ہے' کیوں نہیں پیتا؟ پانی نہ پینے کی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اگرچہ کوئی مجھے نہیں دیکھ رہا ہے' لیکن میرا مالک جس کے لئے میں نے روزہ رکھا ہے' وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

میں ہی اس کا بدلہ دوں گا

اسی لئے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ:

الصوم لی وانا اجزی بہ

(ترمذی' کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصوم حدیث نمبر۷۶۳)

یعنی روزہ میرے لئے ہے۔ لہٰذا میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ اور اعمال کے بارے میں تو یہ فرمایا کہ کسی عمل کا دس گنا اجر' کسی عمل کا ستر گنا اجر' اور کسی عمل کا سو گنا اجر ہے۔ حتیٰ کہ صدقہ کا اجر سات سو گنا ہے' لیکن روزہ کے بارے میں فرمایا کہ روزے کا اجر میں دوں گا۔ کیونکہ روزہ اس نے صرف میرے لئے رکھا تھا۔ اس لئے کہ شدید گرمی کی وجہ سے جب حلق میں کانٹے لگ رہے ہیں' اور زبان پیاس سے خشک ہے۔ اور فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اور تنہائی ہے۔ اور کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ اس کے باوجود میرا بندہ صرف اس لئے پانی نہیں پی رہا ہے کہ اس کے دل میں میرے سامنے کھڑا ہونے اور جواب دہی کا ڈر اور احساس ہے۔ اس احساس کا نام تقویٰ ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو گیا تو تقویٰ بھی پیدا ہو گیا۔ لہٰذا تقویٰ روزے کی ایک شکل بھی ہے۔ اور اس کے حصول کی ایک سیڑھی بھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے روزے اس لئے فرض کئے تاکہ تقویٰ کی عملی تربیت دیں۔

ورنہ یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا

اور جب تم روزے کے ذریعہ یہ عملی تربیت حاصل کر رہے ہو' تو پھر اس کو اور ترقی دو' اور آگے بڑھاؤ' لہٰذا جس طرح روزے کی حالت میں شدت پیاس کے باوجود پانی پینے سے رک گئے تھے' اور اللہ کے خوف سے کھانا کھانے سے رک گئے تھے' اسی طرح جب کاروباری زندگی میں نکلو' اور وہاں پر اللہ کی معصیت اور نافرمانی کا تقاضہ اور داعیہ پیدا ہو تو یہاں بھی اللہ کے خوف سے اس معصیت سے رک جاؤ' لہٰذا ایک مہینے کے لئے ہم تمہیں ایک تربیتی کورس سے گزار رہے ہیں' اور یہ تربیتی کورس اس وقت مکمل ہوگا جب کاروبار زندگی میں ہر موقع پر اس پر عمل کرو' ورنہ اس طرح یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا کہ اللہ کے خوف سے پانی پینے سے تو رک گئے' اور جب کاروبار زندگی میں نکلے تو پھر آنکھ غلط جگہ پر پڑ رہی ہے۔ کان بھی غلط باتیں سن رہے ہیں۔ زبان سے غلط باتیں نکل رہی ہیں۔ اس طرح تو یہ کورس مکمل نہیں ہوگا۔

روزہ کا ایئر کنڈیشنر لگادیا' لیکن؟

جس طرح علاج ضروری ہے۔ اسی طرح پرہیز بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لئے رکھوایا' تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو' لیکن تقویٰ اس وقت پیدا ہوگا' جب اللہ کی نافرمانیوں اور معصیتوں سے پرہیز کروگے۔ مثلاً کمرہ ٹھنڈا کرنے کے لئے آپ نے اس میں ایئر کنڈیشنر لگایا' اور ایئر کنڈیشنر کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ پورے کمرے کو ٹھنڈا کردے' اب آپ نے اس کو آن کردیا' لیکن ساتھ ہی اس کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے۔ ادھر سے ٹھنڈک آرہی ہے' اور ادھر سے نکل رہی ہے۔ لہٰذا کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ بالکل اسی طرح یہ سوچئے کہ روزہ کا ایئر کنڈیشنر تو آپ نے لگا دیا لیکن ساتھ ہی دوسری طرف اللہ کی نافرمانی اور معصیتوں کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیں۔ اب بتایئے ایسے روزے سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا؟

اصل مقصد "حکم کی اتباع"

اسی طرح روزے کے اندر یہ حکمت کہ اس کا مقصد قوت بہیمیہ توڑنا ہے۔ یہ بعد کی حکمت ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے حکم کی اتباع ہو۔ اور سارے دین کا مدار اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کی اتباع ہے۔ وہ جب کہیں کہ کھاؤ۔ اس وقت نہ کھانا دین ہے' اور جب وہ کہیں کہ مت کھاؤ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنی اتباع کا عجیب نظام بنایا ہے کہ سارا دن تو روزہ رکھنے کا حکم دیا' اور اس پر بڑا اجر و ثواب رکھا۔ لیکن ادھر آفتاب غروب ہوا۔ ادھر یہ حکم آگیا کہ اب جلدی افطار کرو' اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب قرار دیا۔ اور بلاوجہ افطار میں تاخیر کرنا مکروہ اور ناپسند ہے۔ کیوں ناپسندیدہ ہے؟ اس لئے کہ جب آفتاب غروب ہو گیا تو اب ہمارا یہ حکم آگیا کہ کھاؤ اب بھی اگر نہیں کھاؤ گے۔ اور بھوکے رہو گے تو یہ بھوک کی حالت ہمیں پسند نہیں۔ اس لئے کہ اصل کام ہماری اتباع کرنا ہے۔ اپنا شوق پورا نہیں کرنا ہے۔

ہمارا حکم توڑ دیا

عام حالت میں دنیا کی کسی چیز کی حرص اور ہوس بہت بری چیز ہے۔ لیکن جب وہ کہیں کہ حرص کرو' تو پھر حرص ہی میں لطف اور مزہ ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

چوں طمع خواہد زمن سلطان دیں
خاک بر فرق قناعت بعد ازیں

جب سلطان دین یہ چاہ رہے ہیں کہ میں حرص اور طمع کروں تو پھر قناعت میں مزہ نہیں ہے۔ پھر تو طمع اور حرص میں مزہ ہے' یہ افطار میں جلدی کرنے کا حکم اسی وجہ سے ہے' غروب آفتاب سے پہلے تو یہ حکم تھا ایک ذرہ بھی اگر منہ میں چلا گیا تو گناہ بھی لازم اور کفارہ بھی لازم' مثلاً سات بجے آفتاب غروب ہو رہا تھا۔ اب اگر کسی شخص نے چھ بج کر انسٹھ منٹ پر ایک چنے کا دانہ کھالیا۔ اب بتایئے کہ روزے میں کتنی کمی آئی؟ صرف ایک منٹ کی کمی آئی' ایک منٹ کا روزہ توڑا' لیکن اس ایک منٹ کے روزے کے کفارے میں ساٹھ دن کے روزے رکھنے واجب ہیں' اس لئے کہ بات صرف ایک چنے اور ایک منٹ کی نہیں ہے' بات دراصل یہ ہے کہ اس نے ہمارا حکم توڑا' ہمارا حکم یہ تھا کہ جب تک آفتاب غروب نہ ہوجائے اس وقت تک کھانا جائز نہیں' لیکن تم نے یہ حکم توڑ دیا' لہٰذا اس خلاف ورزی کی سزا میں ساٹھ دن روزے رکھو۔

افطار میں جلدی کرو

اور پھر جیسے ہی آفتاب غروب ہو گیا تو یہ حکم آگیا کہ اب جلدی کھاؤ' اگر بلاوجہ تاخیر کر دی تو گناہ ہوگا' کیوں؟ اس واسطے کہ ہم نے حکم دیا تھا کہ کھاؤ' اب کھانا ضروری ہے۔

سحری میں تاخیر افضل ہے

سحری کے بارے میں یہ حکم ہے کہ سحری تاخیر سے کھانا افضل ہے۔ جلدی کھانا خلاف سنت ہے' بعض لوگ رات کو بارہ بجے سحری کھا کر سو جاتے ہیں' یہ خلاف سنت ہے' چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ بالکل آخری وقت تک کھاتے رہتے تھے۔ اس واسطے کہ یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ صرف یہ کہ کھانے کی اجازت ہے بلکہ کھانے کا حکم ہے' اس لئے جب تک وہ وقت باقی رہے گا' ہم کھاتے رہیں گے' کیوں کہ اللہ کے حکم کی اتباع اور اطاعت اسی میں ہے' اب اگر کوئی شخص پہلے سحری کھالے تو گویا کہ اس نے روزے کے وقت میں اپنی طرف سے اضافہ کردیا' اس لئے پہلے سے سحری کھانے کو ممنوع قرار دیا۔ پورے دین میں سارا کھیل اتباع کا ہے' جب ہم نے کہا کہ کھاؤ تو کھانا ثواب ہے' اور جب ہم نے کہا کہ مت کھاؤ تو نہ کھانا ثواب ہے۔ اس لئے حضرت حکیم الامت قدس اللہ سرہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ میاں کہہ رہے ہیں کہ کھاؤ' اور بندہ کہے کہ میں تو نہیں کھاتا۔ یا میں کم کھاتا ہوں۔ یہ تو بندگی اور اطاعت نہ ہوئی۔ ارے بھائی! نہ تو کھانے میں کچھ رکھا ہے اور نہ ہی نہ کھانے میں کچھ رکھا ہے۔ سب کچھ ان کی اطاعت میں ہے' اس لئے جب انہوں نے کہہ دیا کہ کھاؤ' پھر کھاؤ' اس میں اپنی طرف سے زیادہ پابندی کرنے کی ضرورت نہیں'۔

ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو

البتہ اہتمام کرنے کی چیز یہ ہے کہ جب روزہ رکھ لیا تو اب اپنے کو گناہوں سے بچاؤ' ایک رمضان کے موقع پر ہمارے حضرت قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمایا کہ میں ایک ایسی بات کہتا ہوں جو کوئی اور نہیں کہے گا۔ وہ یہ کہ اپنے نفس کو اس طرح بہلاؤ' اور اس سے عہد کرلو کہ ایک مہینہ بغیر گناہ کے گزار لو۔ جب یہ ایک مہینہ گزر جائے تو پھر تیرا جو جی چاہے کرنا' چنانچہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

خود اس کے دل میں گناہ چھوڑنے کا داعیہ پیدا فرمادیں گے۔ لیکن یہ عہد کرلو کہ یہ اللہ کا مہینہ آرہا ہے۔ یہ عبادت کا مہینہ ہے۔ یہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے، ہم اس میں گناہ نہیں کریں گے، اور ہر شخص اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ وہ کن گناہوں میں مبتلا ہے۔ پھر ان سب کے بارے میں یہ عہد کرلے کہ میں ان میں مبتلا نہیں ہوں گا۔ مثلاً" یہ عہد کرلے کہ رمضان المبارک میں آنکھ غلط جگہ پر نہیں اٹھے گی۔ کان غلط بات نہیں سنیں گے۔ زبان سے غلط بات نہیں نکلے گی۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ روزہ بھی رکھا ہوا ہے۔ اور فواحشات کو بھی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں، اور اس سے لطف اندوز ہورہے ہیں۔

اس ماہ میں رزق حلال

دوسری اہم بات جو ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کم از کم اس ایک مہینے میں تو رزق حلال کا اہتمام کرلو، جو لقمہ آئے، وہ حلال کا آئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ روزہ تو اللہ کے لئے رکھا، اور اس کو حرام چیز سے افطار کررہے ہیں سود پر افطار ہورہا ہے۔ یا رشوت پر افطار ہورہا ہے۔ یا حرام آمدنی پر افطار ہورہا ہے۔ یہ کیسا روزہ ہوا؟! کہ سحری بھی حرام اور افطاری بھی حرام، اور درمیان میں روزہ۔ اس لئے خاص طور پر اس مہینے میں حرام روزی سے بچے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگو کہ یا اللہ! میں رزق حلال کھانا چاہتا ہوں۔ مجھے رزق حرام سے بچالیجئے۔

حرام آمدنی سے بچیں

بعض حضرات وہ ہیں، جن کا بنیادی ذریعہ معاش...... الحمد للہ ...... حرام نہیں ہے، بلکہ حلال ہے، البتہ اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے کچھ حرام آمدنی کی آمیزش ہوجاتی ہے۔ ایسے حضرات کے لئے حرام سے بچنا کوئی دشوار کام نہیں ہے، وہ کم از کم اس ماہ میں تھوڑا سا اہتمام کرلیں، اور حرام آمدنی سے بچیں...... یہ عجیب قصہ ہے کہ اس ماہ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ یہ مواسات اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کا مہینہ ہے۔ لیکن اس ماہ میں مواسات کے بجائے لوگ الٹا کھال کھینچنے کی فکر کرتے ہیں۔ ادھر رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ اور ادھر چیزوں کی ذخیرہ اندوزی شروع کردی۔ لہٰذا کم از کم اس ماہ میں اپنے آپ کو ایسے حرام کاموں سے بچاؤ۔

اگر آمدنی مکمل حرام ہے تو پھر؟

بعض حضرات وہ ہیں جن کا ذریعہ آمدنی مکمل طور پر حرام ہے، مثلاً" وہ کسی سودی ادارے میں ملازم ہیں، ایسے حضرات اس ماہ میں کیا کریں؟ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبد الحی صاحب قدس اللہ سرہ...... اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین...... ہر آدمی کے لئے راستہ بتاگئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ۔ میں ایسے آدمی کو جس کی مکمل آمدنی حرام ہے۔ یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اگر ہوسکے تو رمضان میں چھٹی لے لے، اور کم از کم اس ماہ کے خرچ کے لئے جائز اور حلال ذریعہ سے انتظام کرلے۔ کوئی جائز آمدنی کا ذریعہ اختیار کرلے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اس ماہ کے خرچ کے لئے کسی سے قرض لے لے۔ اور یہ سوچے کہ میں اس مہینہ میں حلال آمدنی سے کھاؤں گا۔ اور اپنے بچوں کو بھی حلال کھلاؤں گا کم از کم اتنا تو کرلے۔

گناہوں سے بچنا آسان ہے

بہر حال! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ لوگ اس مہینے میں نوافل وغیرہ کا تو اہتمام بہت کرتے ہیں، لیکن گناہوں سے بچنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے۔ حالانکہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کو آسان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس ماہ میں شیطان کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں۔ اور ان کو قید کردیا جاتا ہے۔ لہٰذا شیطان کی طرف سے گناہ کرنے کے وسوسے اور تقاضے ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے گناہوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔

روزے میں غصے سے پرہیز

تیسری بات جس کا روزے سے خاص تعلق ہے، وہ ہے غصے سے اجتناب اور پرہیز، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ مواسات کا مہینہ ہے۔ ایک دوسرے سے غمخواری کا مہینہ ہے۔ لہٰذا غصہ اور غصہ کی وجہ سے سرزد ہونے والے جرائم اور گناہ" مثلاً" جھگڑا، مار پٹائی اور تو تکار، ان چیزوں سے پرہیز کا اہتمام کریں۔ حدیث شریف میں حضور اقدس ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ۔

وان جھل علی احد کم جاہل وھو صائم۔ فلیقل انی صائم (ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل الصوم، حدیث نمبر ۷۶۴)

یعنی اگر کوئی شخص تم سے جہالت اور لڑائی کی بات کرے تو تم کہہ دو کہ میرا روزہ ہے۔ میں لڑنے کے لئے تیار نہیں۔ نہ زبان سے لڑنے کے لئے تیار ہوں، اور نہ ہاتھ سے۔ اس سے پرہیز کریں۔ یہ سب بنیادی کام ہیں۔

رمضان میں نفلی عبادات زیادہ کریں

جہاں تک عبادات کا تعلق ہے، تمام مسلمان ماشاء اللہ جانتے ہی ہیں کہ روزہ رکھنا، تراویح پڑھنا ضروری ہے، اور تلاوت قرآن کو چونکہ اس مہینے سے خاص مناسبت ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان کے مہینے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے جتنا زیادہ سے زیادہ ہوسکے، اس مہینے میں تلاوت کریں۔ اور اس کے علاوہ چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے زبان سے اللہ کا ذکر کریں۔ اور تیسرا کلمہ۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اور درود شریف۔ اور استغفار کا چلتے پھرتے اس کی کثرت کا اہتمام کریں۔ اور نوافل کی جتنی کثرت ہوسکے کریں۔ اور عام دنوں میں رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا، لیکن رمضان المبارک میں چونکہ انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ تھوڑا پہلے اٹھ جائے۔ اور سحری سے پہلے تہجد پڑھنے کا معمول بنالے۔ اور اس ماہ میں نماز خشوع کے ساتھ اور مرد باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کرلیں۔ یہ سب کام تو اس ماہ میں کرنے ہی چاہئیں۔ یہ رمضان المبارک کی خصوصیات میں سے ہیں۔ لیکن ان سب چیزوں سے زیادہ اہم گناہوں سے بچنے کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور رمضان المبارک کے انوار و برکات سے صحیح طور پر مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین...... وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

●●

چہرے کے داغ دور کیجئے ● قد بڑھایئے
نسوانی حسن ● گنجاپن ● مخصوص امراض
حکیم ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۰۸۰

محمد رفیق ڈیرہ اسماعیل خان

تہجد

خالق و مخلوق کے درمیان رازدارانہ تعلق

نماز کا دن میں پانچ مرتبہ ادا کرنا تو ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ تاہم ان فرض نمازوں کے علاوہ بعض فضیلت کی نمازیں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں ان میں نماز اوابین نماز اشراق نماز تسبیح اور نماز تہجد وغیرہ شامل ہیں۔ نوافل کی ان تمام نمازوں میں تہجد کی نماز زیادہ فضائل برکات کی حامل ہے یہی وجہ تھی کہ یہ نماز حضور اکرم ﷺ اور بزرگان دین کے نیک اعمال میں بطور خاص شامل رہی ہے۔

ارشاد ربانی

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کرکے اور عجز و ادب کے ساتھ راتیں بسر کرتے ہیں"۔

سورۃ المزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

قم الیل الا قلیلا" نصفہ"

"یعنی آدھی رات کو کھڑے ہوجایئے۔" (اور نوافل نبول پڑھیے)

فضائل تہجد احادیث کی روشنی میں

صحیح بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضور ﷺ رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کہا یا رسول اللہ اس قدر تکلیف کیوں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آئینہ تطہیرہ آپکے حق میں نازل فرمائی آپکو ختم رسول بنایا اور تمام گناہوں سے معصوم رکھا آپ فرماتے "افلا اکون لہ عبدا" شکورا"

کیا میں اسکا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ آدھی رات کی نماز (تہجد) تمام (نفل) نمازوں سے افضل ہے مگر اسکے پڑھنے والے بہت کم ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص سردیوں میں تہجد پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فخر کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے دیکھوں میرا بندہ میری خوشنودی کیلئے گرم لحاف سے نکلا ہے اور اپنی خوبصورت بیوی کو چھوڑا ہے۔ میرا کلام پڑھکر مجھ سے ہم کلام ہوا ہے تم گواہ رہو میں نے اسکے تمام گناہ معاف کردیئے۔

(تنبیہہ المغترین ۴۲)

اصحاب رسولؐ کے عمل سے

حضرت فضیل ابن عیاضؒ روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صبح کو بکھرے بال اور گرد آلود اٹھتے کیونکہ انہوں نے اپنی رات قیام و سجود میں بسر کی ہوتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر یوں جھومتے جیسے ہوا سے درخت جھومتا ہے۔

امام شعرانیؒ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالات میں تحریر کرتے ہیں کہ جب آپؓ کو خلافت ملی تو آپؓ رات کو کبھی نہ سوئے کسی وقت اونگھ جاتے اور فرماتے اگر دن کو سوتا ہوں تو رعیت کا نقصان ہوتا ہے خبر گیری میں کمی ہوتی ہے اور اگر رات کو سوؤں تو اپنا زیاں ہوتا ہے اور خسارہ عاقبت نظر آتا ہے۔

نماز تہجد باعث مغفرت ہے

حضرت جنید بغدادیؒ کی رحلت کے بعد ایک آدمی نے انکو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا حال گذرا حضرت جنیدؒ نے جواب دیا "علم و عمل اور اشارات سب اڑتے نظر آئے وہ جو دو نفل میں رات کو اٹھکر پڑھا کرتا تھا میری مغفرت کا ذریعہ بن گئے۔

بزرگان دین کے عمل کی روشنی میں

بزرگان دین میں سے بہت سے ایسے بزرگ گذرے ہیں جنکو شب زندہ دار کہا گیا ہے۔ مثلاً" ختم الرسلؐ اور اصحاب رسولؐ یہ نماز بزرگان دین نے بھی قضا نہ کیا۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ ہر رات پانچسو نفل پڑھتے۔ پھر آپکو معلوم ہوا کہ لوگ گمان رکھتے ہیں کہ میں تمام رات سوتا نہیں ہوں بلکہ عبادت ہی کرتا رہتا ہے تو آپ نے سونا ترک کردیا۔ علاوہ ازیں امام شعرانی اپنی کتاب تنبیہہ المغترین میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رات کو ہزار رکعت نماز پڑھتے چالیس سال تک آپ رات کو نہ سوئے۔

حضرت امام زین العابدینؒ کا کثرت سجدہ کے سبب سجاد نام پڑگیا۔ حضرت رابعہ بصریؒ کے حال میں لکھا ہے کہ رات بھر عبادت کرتیں اور بوقت سحری ایک گھونٹ پانی یا تھوڑے سے کھانے سے اگلے دن کا روزہ رکھ لیتیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ تہجد کی نماز میں سورۃ یاسین پڑھتے سیدنا پیر محمد فضل شاہ صاحب نماز تہجد میں سورۃ اخلاص اس طور سے پڑھتے کہ ہر اگلی رکعت میں یہ سورۃ ایک بار بڑھاتے جاتے۔

حضرت سفیان ثوریؒ زیادتی عبادت کی سعی میں پوری رات گذار دیتے۔ یہ حال دیکھ کر لوگوں نے کہا اے امام تھوڑا وقت تو رات کو آرام کرلیا کریں آپ نے فرمایا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارے سردار اور اللہ کے محبوب ﷺ رات کو اتنا قیام فرماتے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاؤں میں ورم آجاتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے تھے اور میں کیونکر سوجاؤں حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ خدا نے میرا ایک ہی گناہ معاف کیا ہو۔

حبیبہ عدویہ رحمتہ اللہ علیہ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوجاتیں تو اپنے کرتے اور اوڑھنے کو مضبوطی سے باندھتیں۔ پھر صبح تک نوافل پڑھتی رہتیں۔

مذکورہ اقتباسات سے یہ امر واضح طور پر عیاں ہوتا ہے کہ اللہ کے مقبول بندے اللہ کے بندگی کا کس قدر احساس رکھتے تھے۔ اور کثرت ثواب کے شوق شب بھر عبادت میں بسر کردیتے۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ بیان کرتے ہوئے بھی مسلمان شرم سار ہیں آج ہم ایسی جزائیں تلاش کرتے ہیں کہ جنکے سہارے کم سے کم رکعتیں پڑھ سکیں۔ نوافل ترک کرچکے ہیں سنتیں مصروفیت کی نذر ہوچکیں ہیں۔

ان تمام فرامین رسولؐ اور سلف صالحین کے اعمال بیان کرنے سے یہ مقصود تھا کہ موجودہ دور کے اپاہج زینت مادہ پرست مسلمانوں کو درس عبرت کے ساتھ ساتھ ترغیب و تحریص ہو تاکہ وہ تہجد پڑھکر اپنی آخرت کو سنوار سکیں۔

خلوت میں رحمٰن اور عباد الرحمٰن کے درمیان تعلق کا ذریعہ

مختصر یہ کہ تہجد ہی وہ واحد نماز ہے جو خالق و مخلوق کے درمیان اس طرح سے رابطہ کا ذریعہ فراہم کرتی ہے کہ جب نیاز مند کو بے نیاز کے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نماز ریاکاری اور شوبازی سے بالکل پاک ہوتی ہے۔

ان خصوصیات برکات اور فضائل کی بناء پر عاقبت اندیش لوگوں نے اسے عظیم دولت سے تعبیر کیا ہے۔

مزرع عالم کو سینچو جہد و جہد کی بارش سے
کہ جو بیج عمل کا بوتا ہے پھل راحت کا پاتا ہے
ہر رات کے پچھلے پہرے میں کچھ دولت لٹتی ہوتی ہے
جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

●●

عقیدۂ ختمِ نبوّت کا منکر ملعون و مردود ہے

عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا تفصیلی خطاب

رپورٹ محمد جمیل خان

سب سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اور ہمارے حضرت امیر دامت برکاتہم کی طرف سے میں آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ شکریہ تو ایک رسمی چیز ہے اور لوگ کرتے رہتے ہیں مگر میرے شکریے کا مدعا یہ ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی کی نسبت سے حق تعالیٰ شانہ نے ہمیں یہاں جمع ہونے کا موقع بخشا ہے اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس پاک نسبت کی برکت سے ہمیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کے سائے میں جمع فرمائے۔ آپ سب حضرات کہیں آمین اور انشاء اللہ قبول ہوجائے تو میری اور آپ کی نجات کے لئے اتنا کافی ہوجائے گا کہ آنحضرت ﷺ کی نسبت سے مسلمانوں کے جلسے میں اجتماع ہوا تھا۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہوئے تھے۔ لمبی حدیث ہے۔ اس کا ایک جملہ نقل کرنا چاہتا ہوں حق تعالیٰ شانہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے ان سب کی بخشش کردی۔ فرشتوں نے عرض کیا یا اللہ ایک بندہ چلتے چلتے سرراہ ان میں کھڑا ہوگیا۔ ان میں سے نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان سب کے ساتھ اس کی بھی بخشش کردی اس لئے کہ اولٰئک قوم لا یشقی جلیسہم یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو بھی محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ یہ میرے ان اکابر کا قافلہ ہے جنہوں نے مشکل وقت میں ختم نبوت کا جھنڈا بلند کیا ہے۔ یہ میرے ان بزرگوں کا قافلہ ہے جن کے ہاتھ میں امام العصر حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کا جھنڈا دے کر ان کو امیر شریعت کا خطاب دیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ۔ خطاب نہیں دیا صرف۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

میرے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ بیعت کرنے والوں میں سے پانچواں آدمی میں تھا۔ اس بیعت کی محفل میں پانچ سو علماء کرام موجود تھے۔ پانچ سو کے پانچ سو علماء کرام نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا یہ قافلہ ہے۔ چلتے چلتے ہمیں بھی ان کے پاس بیٹھنے کی توفیق ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہماری بھی بخشش فرمادے کیا مضائقہ ہے۔ میں جو آپ کا شکریہ ادا کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آنحضرت نبی امی ﷺ کی ختم نبوت کی نسبت سے ہمیں یہاں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی حق تعالیٰ شانہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے دامن میں جنت میں بھی پناہ عطا فرمادے اور انشاء اللہ ملے گی۔ انشاء اللہ ملے گی۔ میرا آقا بہت ہے۔ بہت لاج رکھنے والے ہیں۔ ہم بہت کمزور ہیں۔ بہت گناہ گار ہیں۔ بہت ہی زیادہ پست ہمت ہیں۔ نہ عقل نہ خرد۔ نہ زبان نہ بیان۔ کچھ بھی تو پاس نہیں لیکن صرف اتنا ہے کہ آقا کی امانت ختم نبوت کا جھنڈا اٹھائے پھر رہے ہیں۔ انشاء اللہ محروم نہیں رہو گے۔ انشاء اللہ محروم نہیں رہو گے۔ میرے ایک بزرگ نے یہاں مسلمانوں کے اتحاد کا ذکر کیا تھا اور اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ یہ کسی اور جلسے کا موضوع ہے اور اس اجلاس میں افسوس ہے کہ اس موضوع پر تفصیل سے بات نہیں ہوسکتی لیکن اتنی بات جانتا ہوں اور آپ حضرات کو بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ تم لوگ علماء کرام کے اختلاف سے زیادہ پریشان نہ ہوا کرو۔ تم لوگ اس معاملے میں زیادہ حساس ہوجاتے ہو اور آپس کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان علماء کرام پر تنقید کرنے لگتے ہو کہ مولوی ایسا کر رہے ہیں۔ مولوی ایسا کر رہے ہیں۔ نہ نہ نہ۔ ایسا نہ کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ یہ علماء کرام میرے نبی کے وارث ہیں۔ العلماء ورثۃ الانبیاء تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جنگ جمل میں ایک طرف امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور دوسری طرف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ دونوں کو رضی اللہ عنہم کہتے ہیں یا نہیں۔ کہتے ہیں۔ ان کی تلواریں آپس میں چل رہی ہیں اور ہم رضی اللہ عنہم کہہ رہے ہیں۔ اس امت کو تو اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا ظرف عطا فرمایا ہے۔ تم مولویوں کے معمولی سے اختلافات سے گھبراتے ہو۔ نہ نہ۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔ علماء کرام کے درمیان کتنے بھی اختلاف ہوں۔ الحمدللہ مقصد پر متحد و متفق ہیں۔ باقی میرے جیسے کمزور آدمی کو بیماریاں لگتی رہتی ہیں۔ علماء کرام کے طبقے میں بھی کمزوریاں آگئی ہیں۔ ہمارے ان دوستوں کو جن کو علماء کرام کہتے ہیں کچھ کچھ امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ سب کا احترام کرو۔ خبردار امت کے خلاف کوئی لفظ تمہاری زبان سے نہیں نکلنا چاہئے۔ تم ان کو نہ دیکھو۔ ان کی نسبت کو دیکھو۔ ان کا احترام دین کا احترام ہے۔ ان کا احترام نبی کریم ﷺ کی غلامی کی نسبت کا احترام ہے۔ اور جس شخص کو یہ احترام نصیب ہوگیا بڑا خوش قسمت ہے۔ اگر کبھی کبھی تمہارے دل کا چور ستائے اور علماء کرام کی غیبت پر آمادہ کرے تو ع

دامن کو ذرا دیکھ' ذرا بند قبا دیکھ

اپنے دامن پر ذرا نگاہ ڈال لیا کرو۔ میرے اندر کتنے عیوب ہیں۔ ذرا اپنا محاسبہ کرلیا کرو۔ اکابر فرماتے ہیں مبارک ہے وہ آدمی جس کو اپنے عیوب پر نظر کرنے میں دوسرے کے عیوب سے اندھا کردے۔ میرے پاس اپنے عیوب اتنے ہیں کہ میں کسی کی کیا برائی کروں۔ میرے بھائی' میرے عزیزو! میرے محبوب لیڈر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے طارق محمود نے ہمارے امیر قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ (کو سب رحمۃ اللہ علیہ) اللہ ان تمام بزرگوں کی قبروں کو نور سے بھردے گا۔ جسٹس منیر کی عدالت کے ایک قصے کا ذکر کیا تھا۔ میں بھی ان کا ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ قادیانی بھی کہتے ہیں اور ہمارے پڑھے لکھے بھائی بھی کہتے ہیں اور کچھ ہمارے ان پڑھ بھائی بھی کہتے ہیں۔ کچھ زیادہ عقل والے بھی اور کچھ کم

عقل والے بھی کہتے ہیں کہ قادیانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی تو پڑھتے ہیں۔ بری بات ہے کوئی؟ کوئی کلمہ برا ہے؟ یہ تم لوگ ان کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو۔ اس کا ایک جواب تو قرآن شریف نے دے دیا تھا۔ سورۃ منافقون کی ابتدائی آیات میں۔ اے نبی ﷺ جب آتے ہیں آپ کے پاس منافق لوگ تو کہتے ہیں پکی قسم کھا کر۔ ہم گواہی دیتے ہیں واقعی قطعی طور پر آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں بات صحیح کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ بات سچی کہتے ہیں لیکن کمال کی بات یہ ہے کہ دنیا کی سب سے زیادہ سچی بات کہہ کر دنیا کے سب سے بڑے جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ جھوٹے ہیں۔ بھائی جھوٹ میں نے بھی کبھی اپنی زندگی میں بولا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے کبھی گواہی نہیں دی کہ محمد یوسف جھوٹا ہے۔ جھوٹ کہیں آپ کے منہ سے بھی نکل گیا ہوگا۔ ہو جاتا ہے۔ کبھی منہ سے غلط بات نکل جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ فلاں آدمی جھوٹا ہے۔ لیکن وہی لوگ جو دنیا کا سب سے سچا قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (اس سے زیادہ کوئی سچی حقیقت دنیا میں نہیں ہے) جب منافقوں کے منہ سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ جوش کے ساتھ فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ منافق لوگ قطعی طور پر جھوٹے ہیں۔ بات سچ کہتے ہیں لیکن کیوں کہتے ہیں۔ جھوٹے ہیں تو یہ بات کیوں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا رہے ہیں۔ اپنے کفر کو چھپانے کے لئے۔

ایک جواب تو اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ قادیانی قطعی طور پر کافر ہونے کے باوجود (جس کا میں آگے جا کر ذکر کرتا ہوں) غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ ماننے کے باوجود تمہارے سامنے جب آتے ہیں تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی دیواروں پر لگاتے ہیں۔ کبھی سینوں پر لگاتے ہیں۔ کبھی کاروں پر لگاتے ہیں۔ کبھی گاڑیوں پر لگاتے ہیں اور پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ مسلمان ہمیں کلمے سے روکتے ہیں۔ ہم کلمے سے نہیں روکتے۔ ان کے سب سے بڑے فراڈ اور سب سے بڑے جھوٹ سے روکتے ہیں۔ ایک اور جواب جو ہمارے قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ نے دیا تھا۔ سیالکوٹ کی ایک تحصیل میں کلمہ طیبہ کا مقدمہ تھا۔ جج کی عدالت میں چلا گیا۔ جج قاضی صاحب کے ساتھ قادیانیوں کی طرف سے بحث کرنے لگا (اس کے باوجود کہتے ہیں انصاف نہیں ملتا۔ یعنی لوگ جھوٹ کو سچا نہیں کہتے۔ اگر جھوٹ کو سچ کہہ دیں تو قادیانیوں کو انصاف مل جائے لیکن چونکہ بالاخر جھک مار کر ہماری عدالتوں کو کہنا پڑا کہ جھوٹ جھوٹ ہے تو قادیانیوں نے شور مچایا کہ ہمیں انصاف نہیں ملتا) قاضی صاحب نے سمجھایا کہ جج صاحب یہ اسلام کا شعار ہے۔ کسی قوم کا شعار اپنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بہت سارے دلائل دیئے لیکن جج صاحب کی سمجھ میں نہیں آیا۔ کہنے لگا قاضی صاحب یہ متبرک کلمہ ہے۔ کوئی اگر اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو آپ کیوں چڑتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنے ترکش کا آخری تیر پھینکتے ہوئے کہا۔ جج صاحب گستاخی کی معافی چاہتے ہوئے گزارش کروں گا کہ اگر آپ کی عدالت کے سامنے میں ایک کمرہ بنا کر اس پر آپ کے عہدے سیشن جج کی تختی لگا کر اس کمرے میں بیٹھ کر عدالت کرنے لگوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔ جج نے جواب دیا ہوگا۔ قاضی صاحب نے کہا۔ کیوں۔ کہا یہ لقب سیشن کورٹ' ہائی کورٹ' سپریم کورٹ' سیشن جج' جسٹس وغیرہ یہ القاب خاص عدالتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسرا کوئی ان کو استعمال نہیں کر سکتا۔ قاضی صاحب کہنے لگے۔ جج صاحب مسئلہ آپ نے خود حل کر دیا ہے۔ اگر سیشن جج آپ کا لقب ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) میرے محمد ﷺ کا لقب ہے۔ اگر آپ کے نام کا استعمال توہین عدالت ہے اور عدالت کے تقدس کے خلاف ہے تو کسی کافر کے سینہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لگانا اسلام کی توہین ہے اور اسلام کے تقدس کے خلاف ہے۔ جج صاحب کی سمجھ میں بات آگئی اور کہنے لگے آپ نے گھنٹہ بھر تقریر کی لیکن بات سمجھ میں نہیں آئی لیکن اس مثال سے بات بالکل واضح ہو کر سامنے آگئی۔ دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے اگر ایک کا شعار دوسرے کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے اور تو اور یہ ڈاکیہ اس کا ایک مخصوص شعار ہے اس کو کوئی دوسرا نہیں پہن سکتا۔ اگر پہنے گا تو فراڈ یہ کہلائے گا۔ ایک اور بات کہوں۔ ڈاکیہ سرکاری ملازم ہے۔ سرکاری ملازم جب وردی میں ہو تو اس کی توہین سرکار کی توہین سمجھی جاتی ہے۔ ڈاکیہ کی توہین نہیں ہے تم نے اس کی وردی کی توہین کی۔ پرانے زمانہ میں اس بیچارے کی تنخواہ ساٹھ روپے ہوا کرتی تھی۔ ایک سپاہی کی۔ سپاہی پولیس کا ہو یا مسلح افواج کا۔ اس کی ایک خاص وردی ہے۔ ان کے مختلف رینک ہیں۔ رینک کے الگ الگ نشانات ہیں۔ اگر فوج کے کسی معمولی افسر کی یا بڑے افسر کی وردی دوسرا کوئی پہن لے تو فراڈ کے جرم میں پکڑا جائے گا۔ اور وردی کی حالت میں سرکاری افسر کی توہین' سرکار کی توہین اور بغاوت ہے۔

میرے بھائیو! سمجھ لو' لکھے پڑھے بھی سمجھ لیں' ان پڑھ بھی سمجھ لیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسلام کا شعار ہے۔ اسلام کا بورڈ ہے۔ اسلام کا لباس ہے۔ جو شخص غیر مسلم ہوتے ہوئے اس نام کو استعمال کرے گا یہ سرکار کی توہین ہے اور اس کو قطعاً" اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ یہ چار سو بیس کا مقدمہ ہے۔ اب آگے چلو۔ یہ کلمہ تو میرے نبی ﷺ کے نام کا پڑھا جاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں کروڑوں صلوٰۃ اور رحمتیں ہوں اس ذات پاک پر جن کے جوتے کی نوک سے انسانیت کو ہدایت نصیب ہوئی لیکن چودھویں صدی کا سب سے بڑا فراڈ یہ سب سے بڑا جھوٹا مسیلمہ کذاب کا بھائی۔ اس نے کہا محمد رسول اللہ والذین معہ الخ۔ اس وحی الٰہی میں مجھے محمد رسول اللہ کہا گیا ہے۔ مرزا طاہر (قادیانیوں کا موجودہ سربراہ جو اپنے نام کی ضد ہے طاہر۔ بمعنی نجس۔ مرتب) بہت ناراض ہوتے ہیں ہم سے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت والے اور ان کے ہمنوا مولوی ہمیں کہیں بھی ٹکنے نہیں دیتے۔ میں نے سنا کہ اس کی تقریر کا ایک تہائی حصہ مولویوں کو گالیاں دینے پر صرف ہوتا ہے۔ ایک گھنٹہ کی تقریر میں بیس منٹ صرف مولویوں کو گالیاں سناتا ہے۔ مرزا طاہر! تم ہم سے ناراض ہوتے ہو۔ ہم پر ناراض تو نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ کو ہونا چاہئے تھا۔ ہم ان کے نالائق امتی ہیں اور غلام احمد جیسا دجال اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کہلواتا ہے لیکن زبان گدی سے پکڑ کر نہیں کھینچتے۔ مرزا طاہر! تیری' تیرے باپ کی اور تیرے دادا کی صحیح خدمت یہ تھی کہ وہ زبان کاٹ دی جاتی' جس سے محمد رسول اللہ کا لقب غلام احمد کے لئے نکلا تھا۔ تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ میرے اس پر دو مستقل رسالے ہیں۔ ایک "کلمہ طیبہ کی توہین" کے نام سے اور ایک "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے نام سے۔ ایک تاجر کا مخصوص مارکہ ہوتا ہے اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی دوسرا استعمال کرے گا تو عدالت میں اس کو چیلنج کیا جائے گا۔ فوجی وردی کو' پولیس کی وردی کو تحفظ حاصل ہے' ڈاکیہ کی وردی کو تحفظ حاصل ہے' ہر سرکاری وردی کو تحفظ حاصل ہے۔ لیکن کیا بات ہے کہ امت مسلمہ محمد ﷺ کے نام کی بھی حفاظت نہیں کر سکتی۔ مسلمان ہر بات برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی ﷺ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ توہین کی بات آگئی ہے تو سرراہ ایک اور بات بھی سن لو۔ آنحضرت ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ سبحان اللہ ساتوں آسمان نیچے رہ گئے۔ آپ اوپر تشریف لے گئے۔ چلتے چلتے وہاں تک پہنچے کہ فرشتوں کے امام حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ قدوسیوں کے امام۔ آسمان والوں کے امام نے کہہ دیا کہ حضور ﷺ اب آگے آپ خود تشریف لے جایئے۔ میری طرف سے معذرت۔ شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت سالار بیت الحرام
کہ آں حامل وحی برتر خرام

آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا اے وحی کے لانے والے فرشتے ذرا اوپر چلو۔

کہ در دوستی مخلصم یافتی
عنان رفاقت چرا تافتی

جب تم نے دوستی میں مجھ کو مخلص پایا ہے تو اب رفاقت کو کیوں چھوڑ رہے ہو۔ چلو نا آگے چلو۔ انہوں نے کہا آقا اگر ایک بال برابر اوپر جاؤں گا۔

فروغ تجلی بسوزد پرم

تو اللہ تعالیٰ کی تجلی میرے پروں کو جلا دے گی۔ جبریل جبریل نہیں رہے گا۔ بھسم ہوجائے گا۔ یہ تو آپ ہی کا حوصلہ ہے کہ آگے چل سکتے ہیں۔ جبریل کا کام یہاں ختم ہوگیا۔ نورانیوں کی پرواز ختم۔ اور میرے آقا سید البشر ﷺ آگے تشریف لے جارہے ہیں۔ مجھے گستاخی کا لفظ نہیں بولنا چاہئے تھا لیکن میں "نقل کفر کفر نباشد" کے طور پر نقل کرتا ہوں کہ غلام احمد دجال قادیان لعین قادیان کہتا ہے کہ "معراج پر جانے والا یہ گھنے موتنے والا وجود نہیں تھا"..... استغفراللہ۔ استغفراللہ...... کتا بھونکتا ہے۔ تیری ماں نے کبھی ہگا موتا نہیں۔ کبھی تو نے کہا تھا؟ کبھی شریف انسان نے اپنے باپ کے لئے گھنے موتنے کا لفظ کہا۔ تجھے شرم نہ آئی۔ اگر تجھے کفر کا اظہار ہی کرنا تھا تو اس گستاخانہ لہجے میں کرنا تھا۔ معراج پر جانے والا نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ گھنے موتنے والا وجود نہیں تھا۔ استغفراللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔

ہمارے ڈاکٹر سلمان صاحب نے ختم نبوت کے معنی بیان کئے۔ ہمارے بادا صاحب ایک دن کہنے لگے کہ ختم نبوت پر ایک رسالہ لکھو۔ میں نے کہا اس کا کیا کرو گے۔ کہنے لگے کہ نئی نسل نہیں جانتی کہ ختم نبوت کیا چیز ہے۔ اللہ اکبر' اللہ اکبر۔ میرے بھائیو! کیا واقعی ہمارے بچے اب یہ بھی نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا چیز ہے۔ ختم نبوت کے معنی ہیں نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے آنے پر نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ اب نہیں آئے گی۔ خاتم النبیین (زبر کے ساتھ) اور خاتم النبیین (زیر کے ساتھ) دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ آخری نبی۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں نبیوں کی ایک فہرست علم الٰہی میں بنائی گئی تھی۔ ان میں اول نمبر رکھا گیا تھا حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ و نور اللہ مرقدہ ان کی کتاب ہے خاتم النبیین۔ حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم سے میں نے اس کتاب کا ترجمہ کیا تھا۔ اصل فارسی کا رسالہ جس دن زیور طبع سے آراستہ ہو کر آیا اس دن حضرت شاہ صاحب سفر آخرت پر روانہ ہوئے اور جس دن ترجمہ طبع ہو کر منصہ شہود پر آیا میرے شیخ حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ دار بقا کے لئے ہم سے رخصت ہوئے۔ عجیب اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اس رسالہ میں حضرت امام العصر حضرت شاہ صاحب خاتم النبیین کے معنی سمجھاتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔ یہ دنیا ایک جلسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جلسہ بلایا تھا۔ باری باری مقرر آتے رہے اپنی تقریریں کرتے رہے۔ آخر میں صدر جلسہ تشریف لائے اور انہوں نے خطبہ صدارت پڑھا اور جلسہ ختم۔ میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اس پوری بارات کے دولہا تھے۔ اس کائنات کے دولہا تھے۔ اس کائنات کے جلسے کے صدر تھے۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ خطبہ صدارت ارشاد فرما کر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد قیامت ہے۔ اب صرف اکھاڑنے پچھاڑنے کی دیر ہے۔ تم اعتراض کرو ہم تو ابھی تک زندہ ہیں۔ نہیں نہیں بھائی۔ اسی وقت سے چلنا شروع ہوگئے۔ آخر اتنا بڑا جلسہ ہے اس کو اکھاڑنے پچھاڑنے میں بھی تو کچھ دیر لگے گی۔ محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی فرد بشر کے سر پر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا۔ ممکن ہی نہیں ہے۔ ہمارے شیخ المشائخ حجتہ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند رحمتہ اللہ علیہ (سب کہو رحمتہ اللہ علیہ' اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھردے) مجھے حضرت نانوتویؒ کے نام پر ایک بات یاد آگئی۔ ہمارے مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی ارکان میں سے تھے اور جماعت کے روح رواں تھے۔ امیر تھے۔ ایک عرصہ تک ناظم رہے۔ انہوں نے سنایا تھا کہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف والے (سب کہو رحمتہ اللہ علیہ) کی خدمت میں کسی نے عرض کیا۔ مولوی قاسم کے بارے میں کیا رائے ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ شاید تم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے بارے میں پوچھتے ہو۔ کہنے والے نے کہا تھا مولوی قاسم کے بارے میں کیا رائے ہے۔ جس پر حضرت نے مندرجہ بالا القاب کے ساتھ استفسار فرمایا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا حضرت حق کی صفت علم کا مظہر اتم تھے (اللہ تعالیٰ کی صفت علم کا اس دنیا میں کامل نمونہ تھے) آج کون ہے مولانا محمد قاسم نانوتوی حجتہ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ پر تنقید کرنے والا۔ میں حلفاً" کہتا ہوں کہ آج کے دور کے علماء کرام میں سے کوئی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی اردو کتاب کی دو سطروں کا ترجمہ نہیں کر سکتا۔ مجھے بھی ایک دفعہ شوق چرایا تھا۔ جوانی کا عالم تھا۔ دماغ خوب کام کرتا تھا۔ طبیعت تیز تھی۔ میں نے سوچا کہ یہ کتاب کیوں سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم نے قاضی حل کیا۔ ہم نے حمد اللہ حل کیا۔ اقلیدس حل کیا۔ شرح چغمینی حل کی۔ کون سی کتاب ہے جو ہمارے سامنے اٹک جائے اور جس میں اول نمبر نہ لئے ہوں۔ الحمدللہ یہ میرا تعلیمی زمانہ کا ریکارڈ رہا ہے۔ یہ اردو کی کتاب ہے آب حیات۔ اس کا موضوع یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس ناسوتی دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی زندہ ہیں (کہو زندہ ہیں' کہو زندہ ہیں' علماء دیوبند کا عقیدہ ہے زندہ ہیں)۔ میں نے کہا۔ آب حیات ایک اردو کی کتاب ہے کیوں نہیں سمجھوں گا۔ میں نے کتاب خریدی اور پڑھنا شروع کیا۔ شروع میں حضرت فرماتے ہیں میں حج کو گیا دو قبلوں کی زیارت ہوئی۔ ایک قبلہ تو جانتے ہیں بیت اللہ شریف۔ دوسرا قبلہ پیر مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ۔ ہمارے شیخ الطائفہ۔ ہمارے پیران پیر۔ ہم سب ان کے غلام ہیں۔ ہمارا سلسلہ طریقت ان ہی تک پہنچتا ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے کمال کیا کوئی قادری تھا۔ کوئی چشتی تھا۔ کوئی سہروردی تھا۔ کوئی نقشبندی تھا۔ حضرت نے ان چاروں سلسلوں کو جمع کردیا کہ جھگڑا ہی ختم ہوجائے۔ الحمدللہ ہمارے سلسلے میں چاروں سلسلے جمع ہوگئے اور چاروں قطب ہماری آنکھوں کا نور ہیں۔ تمام سلسلوں کے اقطاب کا ہم احترام کرتے ہیں (الحمدللہ) یہ حضرت حاجی صاحب کا کمال تھا۔ پھر نصف صفحہ پر اپنے شیخ و مرشد کے القاب تحریر فرماتے ہیں اور پھر فرمایا کہ جب میرے پیرو مرشد نے میری اس تحریر کو دیکھ کر تصدیق کردی تو مجھے اطمینان ہوگیا۔ الحمدللہ ایک بات خوب ذہن نشین کرلو اور اس کو ہمیشہ یاد رکھو۔ جو بات تمہارے منہ سے نکلے جب تک بڑوں کی طرف سے تصدیق نہ ہوجائے۔ تمہاری بات لائق اعتماد نہیں۔ جو بات کہوائے علماء کرام خاص طور پر نوجوان علماء کرام میری بات سن لو۔ جو بات تمہارے منہ سے نکلے جب تک اپنے بڑوں سے سند نہ لاؤ۔ اس وقت تک تمہاری بات قابل اعتماد نہیں۔ مسترد کردینے کے قابل ہے۔ علم وہی باعث برکت ہے جو اکابر سے چلا آتا ہے۔ رنگ بھر دینا دوسری بات ہے۔ شیشہ وہی ہے نقش و نگار سے مزین کردینا دوسری بات ہے۔ لیکن نئی نئی بدعتیں ایجاد کرنا اور نئی نئی باتیں اختراع کرنا یہ قابل قبول نہیں۔ وہ حدیث نبوی ﷺ کے مصداق کے مطابق مردود ہے۔ اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں اب ان باتوں کو چھوڑیئے۔ کام کی بات کیجئے۔ اب اس کے بعد کتاب کے موضوع پر بات شروع فرمائی۔ واللہ العظیم۔ مسجد میں بیٹھا ہوں' باوضو ہوں' اس کے بعد حضرت نے ایک فقرہ تحریر فرمایا۔ میری عقل میں نہیں آیا۔ چکرا گیا۔ آگے پڑھ ہی نہیں سکا۔ ہرچند سوچا اس کا مطلب ہے کیا۔ آگے دیکھا۔ پیچھے دیکھا۔ سوچتا رہا۔ جب عقل شریف کھوپڑی میں نہیں آیا تو کتاب بند کردی اور سمجھ لیا کہ ہم جاہل ہیں عالم ان کو کہتے ہیں۔ حضرت شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ جو ہمارے مشائخ کے شیخ ہیں اور حضرت نانوتویؒ کے بلا واسطہ شاگرد ہیں فرماتے تھے کہ دو تین بار یہ کتاب حضرت الاستاذ سے حرفاً" حرفاً" پڑھی اب اس کے بعد کچھ کچھ سمجھ آنے لگی۔ آج تم مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کی عبارتوں پر اعتراض کرتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں وہ کون تھے۔ یہ میرا اس وقت کا موضوع نہیں ہے۔ ورنہ میں بتاتا کہ وہ کون تھے۔ عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت نانوتوی نے "تحذیر الناس" کتاب میں صفحے پر ختم نبوت کی وہ عقلی دلیل بیان کی ہے جس کو میں نے اپنی کتاب میں نقل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن نقل مطابق اصل نہ ہوسکی۔ ایسی قطعی دلیل بیان کی ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو توڑ نہیں سکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ ختم نبوت قرآن مجید کی ایک سو سے زیادہ آیات کریمہ سے ثابت ہے۔ مسئلہ ختم نبوت احادیث سے ثابت ہے۔ دو سو کے قریب احادیث طیبہ ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ اس پر متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ہمارے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب

باقی ص ۲۷ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔ زخم گہرا تھا لہٰذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا اور کوئی چیز بھی سنگھائی۔ پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا مگر میں نے روزہ کی وجہ سے پانی نہیں پیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ خود ہی میرے لئے دودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاؤ۔ اور میں نے کھالیا۔ تو کیا اب اس روزہ کے بدلے ایک روزہ کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

جواب :- انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے "فتوے" پر عمل کیا ہے اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔

روزہ دار نے زبان سے چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال :- اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب :- زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال :- ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا۔ کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

جواب :- اگر خون منہ سے نکل رہا تھا۔ اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

روزہ میں تھوک نگل سکتے ہیں

سوال :- روزہ کی حالت میں اکثر اوقات بے حد تھوک آتا ہے کیا ایسی حالت میں تھوک نگل سکتے ہیں؟ یونکہ نماز پڑھنے کے دوران ایسی حالت میں بے حد مشکل پیش آتی ہے۔

جواب :- تھوک کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

بلغم پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- کسی شخص کو نزلہ ہے اور اس شخص نے روزہ بھی رکھا ہوا ہے اور لازمی ہے کہ نزلہ میں بلغم بھی ضرور آئے گا۔ اگر اتفاق سے بلغم اس کے پیٹ میں چلا جائے تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جواب :- نہیں۔

بلا قصد حلق کے اندر مکھی، دھواں، گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال :- اگر کسی کے حلق کے اندر مکھی چلی جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب :- اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں خود بخود چلا گیا، یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال :- آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ پر کیا اثر پڑتا ہے؟ زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو؟

جواب :- آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا

سوال :- آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس کی بو اور دوا تک حلق میں جاتی ہے جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے حلق اثر انداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا درخواست ہے کہ اس مسئلے پر نظر ثانی فرما کر جواب سے سرفراز فرمادیں۔

جواب :- نظر ثانی کے بعد بھی وہی مسئلہ ہے۔ فقہ کی کتابوں میں یہی لکھا ہے۔ آنکھ میں ڈالی گئی دوا براہ راست حلق یا دماغ میں نہیں پہنچتی، اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر کوئی روزہ میں غلطی سے پانی پی لے یا دوسری چیزیں کھالے اور اس کو یہ خیال نہیں رہا کہ اس کا روزہ ہے لیکن بعد میں اس کو یاد آجائے کہ اس کا روزہ ہے تو چاہئے کہ اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب :- اگر بھول کر کھا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اگر کھاتے کھاتے یاد آجائے تو یاد آنے کے بعد فوراً چھوڑ دے۔ لیکن اگر روزہ تو یاد ہو مگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

روزہ دار بھول کر ہم بستری کر لے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

سوال :- ایک مولانا صاحب کا ایک مضمون "فضائل و مسائل رمضان المبارک" شائع ہوا ہے۔ جس میں اور باتوں کے علاوہ جہاں مولانا نے ان چیزوں کے بارے میں لکھا ہے کہ جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور نہ مکروہ وہاں فرمایا ہے کہ بھول کر ہم بستری کر لینے سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ۔

میری ذاتی رائے میں ہم بستری ایک آدمی کی بھول نہیں۔ اس میں دو افراد کی شرکت ہوتی ہے اور جہاں بھی ایک سے زیادہ افراد کی شرکت ہو اور اس قسم کا عمل روزہ کی حالت میں کیا جائے تو اس کو گناہ ضرور کہا جا سکتا ہے، بھول نہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے اسلامی قوانین کی رو سے لوگوں کو مطمئن کر سکے گی۔ شکریہ۔

جواب :- بھول کے معنی یہ ہیں کہ یہ یاد نہ رہے کہ میرا روزہ ہے۔ بھول کر ہم بستری اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ دونوں کو یاد نہ رہے۔ ورنہ ایک دوسرے کو یاد دلا

سکتا ہے۔ اور یاد آنے کے بعد "بھول کر کرنے" کے کوئی معنی نہیں۔ اس لئے مسئلہ تو مولانا کا صحیح ہے۔ مگر یہ صورت شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے۔ اس لئے آپ کو اس سے تعجب ہو رہا ہے۔

بازو اور رگ والے انجکشن کا حکم

سوال :- جو انجکشن ڈاکٹر حضرات بازو میں لگاتے ہیں کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور یہ کہ بازو والا انجکشن اور رگ والا انجکشن ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا الگ الگ؟

جواب :- کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور رگ اور بازو دونوں میں انجکشن لگانے کا ایک ہی حکم ہے۔

روزہ کے دوران انجکشن لگوانا اور سانس سے دوا چڑھانا

سوال :- میں سانس کے علاج کے لئے ایک دوا استعمال کر رہی ہوں جو کہ پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے اور اسے دن میں میں چار مرتبہ سانس کے ساتھ چڑھانا ہوتا ہے۔ اس عمل سے زیادہ تر دوا سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتی ہے لیکن کچھ مقدار حلق میں چپک جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ بعد میں پیٹ میں جاتی ہے۔ براہ کرم آپ یہ بتایئے کہ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ مزید یہ کہ روزہ کی حالت میں اگر سانس کا حملہ ہو تو اس کے لئے انجکشن لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ (اس انجکشن سے روزہ برقرار رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟)

جواب :- یہ دوا آپ سحری بند ہونے سے پہلے استعمال کر سکتی ہیں۔ دوائی کھا کر خوب اچھی طرح منہ صاف کرلیا جائے پھر بھی کچھ حلق کے اندر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ حلق سے بیرونی حصہ میں لگی ہو تو اسے حلق میں نہ لے جایئے۔ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں۔ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ انجکشن کی دوا اگر براہ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے سانس کی تکلیف میں آپ انجکشن لے سکتی ہیں۔

روزہ دار کو گلوکوز چڑھانا یا انجکشن لگوانا

سوال :- گلوکوز جو ایک بڑے تھیلے کی شکل میں ہوتا ہے اس کو ڈاکٹر صاحبان انسان کی رگ میں لگاتے ہیں۔ کیا اس کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' خواہ لگوانے والا مریض ہو یا جسم کی طاقت کے لئے لگوائے۔

جواب :- گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے۔ بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔

سوال :- رگ میں دوسرے قسم کے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ طاقت کے لئے لگوائے یا مرض کے لئے۔

جواب :- عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔

خود سے قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر الٹی ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ڈکار کے ساتھ پانی یا الٹی حلق تک آئے اور پھر واپس چلے جائے پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجھے کوئی تو کہتا ہے کہ روزہ ہو گیا اور کوئی روزہ پھر رکھنے کا مشورہ دیتا ہے۔

جواب :- قے اگر خود سے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر قے کو قصداً لوٹائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بلا قصد لوٹ جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر کسی نے روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر خون دیا تو اس کا روزہ صحیح رہے گا یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس پر قضا لازم ہوگی یا کفارہ؟

جواب :- خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میرا روزہ تھا۔ تقریباً دو بجے میرا ہاتھ کٹ جانے سے کافی خون نکل گیا۔ کیا میرا روزہ ہو گیا ہے؟

جواب :- خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ میں دانت سے خون نکلنے کا حکم

سوال :- دانت سے کسی وجہ سے خون نکل پڑے تو کیا روزہ اور وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب :- وضو تو خون نکلنے سے ٹوٹ جائے گا اور روزے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا' ورنہ نہیں۔

دانتوں سے اگر خون آتا ہو تو کیا پھر بھی روزہ رکھے؟

سوال :- اگر دانتوں سے خون آتا ہو اس کا علاج بھی اپنی طاقت کے مطابق کیا ہو اور پھر بھی دانتوں کا خون بند نہیں ہوا تو کیا اس حالت میں روزہ رکھا جائے یا نہیں؟ خون کی مقدار تھوک میں برابر ہوتی ہے۔

جواب :- خون اگر اندر نہ جائے تو روزہ صحیح ہے۔

دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر روزے کی نیت بھول جائے تو کیا روزہ نہیں ہوگا؟ دانت میں تکلیف کے باعث دانت نکالنا پڑا تو کیا یہ روزہ پھر رکھنا پڑے گا یا ہو گیا؟

جواب :- نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو نیت ہو گئی۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا کوئی ضروری نہیں۔ دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو۔

سرمہ لگانے اور آئینہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

سوال :- رمضان المبارک کے مہینے میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ ہو سکتا ہے؟

جواب :- نہیں۔

سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب :- سر یا بدن کے کسی اور حصہ پر تیل لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے' سر میں تیل لگانے اور سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟

جواب :- ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار دن میں غسل کی ضرورت کس طرح پوری کرے

سوال :- اگر کسی کو دن کے وقت غسل واجب ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟ اگر نہیں ٹوٹتا تو غسل کیسے کیا جائے؟

جواب :- اگر روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا' روزے دار کو غسل کرتے وقت اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ پانی نہ تو حلق سے نیچے اترے' اور نہ دماغ میں پہنچے' اس لئے اس کو کلی کرتے وقت غرغرہ نہیں کرنا چاہئے اور ناک میں پانی بھی زور سے نہیں چڑھانا چاہئے۔

روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

سوال :- ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب :- ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزہ کی حالت میں مکروہ ہے۔ تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- ایک بات میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روزے کی حالت میں کسی بچے کا بوسہ لینے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب :- اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزے میں کھارے پانی سے وضو

سوال :- کیا روزے کی حالت میں سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

جواب :- کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں۔

روزہ میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں' وہم نہ کریں

سوال :- میں بہت شکی وہمی قسم کی لڑکی ہوں' ہر وقت ایک اذیت اور ذہنی کرب کا شکار رہتی ہوں' نماز پڑھتی ہوں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ وضو ٹھیک سے کیا تھا یا نہیں کچھ غلطی تو نہیں ہو گئی تو تقریباً آدھا' آدھا گھنٹہ وضو کرتی رہتی ہوں اور ایک ایک نماز کو کئی کئی دفعہ پڑھتی ہوں' اب بھی سجدہ سہو بہت ہی کرتی ہوں کہ مبادا کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اللہ معاف کر دے' رمضان المبارک میں نماز کے لئے وضو کرتی ہوں تو کلی کرنے کے بعد دیر تک تھوکتی رہتی ہوں۔ یہاں تک کہ میرا گلا بالکل خشک اور عجیب سا ہو جاتا ہے تھوک تھوک کر کراہیت ہونے لگتی ہے۔ براہ کرم آپ اس مسئلے کو حل کر دیں کہ روزے کے دوران وضو کس طرح کیا جائے' ناک میں پانی ڈالتے ڈر لگتا ہے کہ حلق تک نہ پہنچ جائے اور اگر ذرا بھی شک ہو جائے کہ پانی غلطی سے بھی نیچے تک پہنچ گیا ہے تو کیا روزہ جاتا رہتا ہے۔ اسی ڈر کی وجہ سے میں فجر کے لئے وضو سحری ختم ہونے سے پہلے کرتی ہوں۔

جواب :- کلی کر کے پانی گرا دینا کافی ہے۔ بار بار تھوکنا فضول حرکت ہے۔ اسی طرح ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے سے پانی دماغ تک نہیں پہنچتا۔ اس سلسلہ میں بھی وہم کرنا فضول ہے۔ آپ کے وہم کا علاج یہ ہے کہ اپنے وہم پر عمل نہ کریں خواہ طبیعت میں کتنا ہی تقاضا ہو' اس طرح رفتہ رفتہ وہم کی بیماری جاتی رہے گی۔

زہریلی چیز کے ڈس لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب :- نہ ٹوٹتا ہے' نہ مکروہ ہوتا ہے۔

مرگی کے دورہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال :- اگر مرگی کا مریض روزہ سے ہو اور اسے دورہ پڑ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مرگی کا دورہ چند منٹ رہتا ہے اور مریض پر بے ہوشی طاری رہتی ہے۔

جواب :- اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار ملازم اگر اپنے افسر کو پانی پلائے تو اس کے روزے کا حکم

سوال :- میں ایک پرائیویٹ فرم میں چپڑاسی ہوں۔ ہمارے منیجر صاحب روزے نہیں رکھتے اور رمضان شریف میں مجھ سے پانی اور چائے منگواتے ہیں جبکہ میرا روزہ ہوتا ہے۔ مولانا صاحب میں بہت پریشان ہوں۔ خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں۔ ہر وقت یہی دل میں پریشانی رہتی ہے کیونکہ اب رمضان شریف آ رہا ہے۔ اس لئے میں نے آپ سے پہلے گزارش کر دی ہے۔ کیا میرا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟ میں گناہگار ہوں یا کہ منیجر صاحب گناہگار ہیں؟ کیونکہ نوکری کا معاملہ ہے یا کہ نوکری چھوڑ دوں؟ کیونکہ مجبوری ہے بہت ہی پریشان ہوں۔ براہ کرم یہ میرا مسئلہ حل کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا۔ خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں کہ قیامت والے دن میرا کیا حشر ہو گا۔ قیامت والے دن مجھ سے پوچھ گچھ ہو گی یا کہ نہیں؟

جواب :- آپ کا روزہ تو نہیں ٹوٹے گا۔ مگر گناہ میں فی الجملہ شرکت آپ کی بھی ہو گی۔ آپ کے منیجر صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو اتنا لحاظ کرنا چاہئے کہ روزے دار سے پانی نہ منگوائیں۔ بہرحال اگر وہ اپنے طرز عمل کو نہیں چھوڑتے تو بہتر ہے کہ آپ وہاں کی نوکری چھوڑ دیں بشرطیکہ آپ کو کوئی ذریعہ معاش مل سکے۔ ورنہ نوکری کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ پیٹ کی خاطر مجھے اس گناہ میں شریک ہونا پڑ رہا ہے۔

●●

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہو گی

سوال :- فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھا لیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں کچھ اور کھا پی لیا تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہو گا؟ اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھایا پیا تو کیا حکم ہے؟

جواب :- کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے' قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی' اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا۔ تو اس صورت میں قضا واجب ہو گی۔ کفارہ واجب نہ ہو گا لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر غلطی سے افطار کر لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں

سوال :- اس مرتبہ رمضان المبارک میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا وہ یہ کہ میں روزہ سے تھا۔ عصر کی نماز پڑھ کر آیا تو تلاوت کرنے بیٹھ گیا پانچ بجے تلاوت ختم کی اور افطاری کے سلسلے میں کام میں لگ گیا۔ واضح ہو کہ میں گھر میں اکیلا رہ رہا ہوں' سالن وغیرہ بنایا۔ کچھ حسب معمول شربت دودھ وغیرہ بنا کر رکھا۔ باورچی خانہ سے واپس آیا تو گھڑی پر ساڑھے پانچ بجے تھے۔ اب میرے خیال میں آیا کہ چونکہ روزہ پانچ بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے' چالیس منٹ پر کچھ پکوڑے بنا لوں گا۔ خیر اپنے خیال کے مطابق چالیس منٹ پر باورچی خانہ میں گیا۔ پکوڑے بنانے لگ گیا۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر تمام افطاری کا سامان رکھ کر میز پر بیٹھ گیا۔ مگر اذان سنائی نہ دی۔ ایئرکنڈیشن بند کیا۔ کوئی آواز نہ آئی۔ پھر فون پر وقت معلوم کیا تو ۵-۵۵ ہو چکے تھے۔ میں نے سمجھا اذان سنائی نہیں دی۔ ممکن ہے مائیک خراب ہو گیا ہو یا کوئی اور وجہ ہو' اور روزہ افطار کر لیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ یہاں کویت اردو سروس ۶ بجے شروع ہوتی ہے۔ اور عموماً افطاری کے بعد ریڈیو لگاتا تھا مگر وہ بھی نہ لگا۔ اسی اثناء میں بی بی سی لگ گیا اور مجھے اچانک خیال آیا کہ روزہ تو چھ بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے۔ بس افسوس اور پشیمانی کے سوا کیا کر سکتا ہوں پھر کلی کی۔ چند منٹ باقی تھے۔ دوبارہ روزہ افطار کیا۔ مغرب کی نماز پڑھی۔

براہ کرم! آپ مجھے اس کوتاہی کے متعلق بتائیں کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے تو صرف قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور اگر کفارہ واجب ہے تو کیا میں صحت مند ہوتے ہوئے بھی ساٹھ مسکینوں کو بطور کفارہ کھانا کھلا سکتا ہوں؟ مفصل جواب سے نوازیں۔ مولانا صاحب مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں نے کس طرح ۵۰-۶ کے بجائے ۵۰-۵ کو افطاری کا وقت سمجھ لیا اور اپنے خیال کے مطابق لیٹ افطار کیا۔

جواب :- آپ کا روزہ تو ٹوٹ گیا مگر چونکہ غلط فہمی کی بنا پر روزہ توڑ لیا اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا

سوال :- اگر کوئی روزہ کی حالت میں ہے اور مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار ہو جائے تو ایسی حالت میں روزہ پر کوئی اثر خراب تو نہیں پڑے گا۔ خاص کر نیت کی حالت میں؟

جواب :- اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا' دوبارہ رکھنا ضروری ہو گا۔

روزہ میں مخصوص جگہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال :- چند دوائیں ایسی ہیں جو مقام مخصوص میں رکھی جاتی ہیں بعد طہر کے جسے طب کی اصطلاح میں شیاف کہا جاتا ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کیا روزہ ہو جاتا ہے؟

جواب :- روزے کی حالت میں یہ عمل درست نہیں۔ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال :- کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ ہو؟

جواب :- وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

روزہ میں غرغرہ کرنا اور ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے

سوال :- روزہ کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ بالکل معاف ہے یا کسی اور وقت کرنا چاہئے؟

جواب :- روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے۔ اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے۔ اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے، ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے۔ نہ ناک میں اوپر تک پانی چڑھائے۔

روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال :- روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب :- روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر ایسی چیز نگل جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی

سوال :- زید روزے سے تھا اس نے سکہ نگل لیا۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا روزہ ٹوٹ گیا؟ کیا صرف قضا واجب ہوگی؟

جواب :- کوئی ایسی چیز نگل لی، جس کو بطور غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہیں۔

سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم

سوال :- میں رمضان شریف کے مہینہ میں چھالیہ اپنے منہ میں رکھ کر بستر پر لیٹ گیا۔ خیال یہ تھا کہ میں اس کو اپنے منہ سے نکال کر روزہ رکھوں گا۔ اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آگئی۔ جب سحری کا ٹائم نکل چکا تھا اس وقت بیداری ہوئی پھر چھالیہ اپنے منہ سے نکال کر پھینک دی اور کلی کرکے روزہ رکھ لیا۔ کیا میرا روزہ ہوگیا؟

جواب :- روزہ نہیں ہوا، صرف قضا کریں۔

چنے کے دانے کے مقدار دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے سے روزہ ٹوٹ گیا

سوال :- میں نے ایک دن سحری گوشت کے ساتھ کی۔ دانتوں میں کچھ ریشے پھنسے رہ گئے۔ صبح نو بجے کچھ ریشے میں نے دانتوں سے نکال کر نگل لئے۔ اب آپ بتائیں کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب :- دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی اور وہ خود بخود اندر چلی گئی تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا، اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ کی حالت میں پانی میں بیٹھنا یا تازہ مسواک کرنا

سوال :- کیا روزے کی حالت میں بار بار یا زیادہ دیر تک پانی میں بیٹھے رہنے یا بار بار کلیاں کرنے یا تازہ مسواک مثلاً نیم، کیکر، پیلو وغیرہ کی کرنے یا منجن کرنے سے روزے کو نقصان کا احتمال تو نہیں؟

جواب :- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسواک تو مکروہ نہیں مگر بار بار کلی کرنا، دیر تک پانی میں بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔

کسی عورت کو دیکھنے یا بوسہ دینے سے انزال ہو جائے تو روزے کا حکم

سوال :- بغیر جماع کے، انزال ہو جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب :- اگر صرف دیکھنے سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن لمس، مصافحہ اور تقبیل (بوسہ لینے) سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

روزہ دار اگر استمناء بالید کرے تو کیا کفارہ ہوگا؟

سوال :- رمضان المبارک کے مہینہ میں کفارہ صرف جان بوجھ کر جماع کرنے سے ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص ہاتھ کے ذریعے روزے کی حالت میں منی نکال دے تو صرف قضا لازم ہوگی یا کفارہ بھی؟

جواب :- کفارہ صرف کھانے پینے سے یا جماع سے لازم آتا ہے، ہاتھ کے استعمال سے اگر روزہ خراب کیا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں

سوال :- رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں۔ اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

جواب :- مجبوری (حیض و نفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا

سوال :- رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں۔ اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں۔ اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب :- یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی۔ اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا، رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

روزہ کے دوران اگر "ایام" شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے

سوال :- ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہو جائیں تو کیا اسی وقت روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب :- ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے تراویح کی نہیں

سوال :- ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

جواب :- تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں چاہے وقفہ وقفہ سے

سوال :- جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضا لازم ہے۔ آج تک ہم اس مجھ سے محروم رہے، اب اللہ نے دل میں ڈالی ہے تو یہ پتہ چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع

ہے۔ کیا میں ایک دن چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ کر اپنے روزوں کی قضا ادا کر سکتی ہوں کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسہ نہیں جتنی جلدی ادا ہو جائے بہتر ہے۔

جواب :- جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضا فرض ہے۔ اگر صحت و قوت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضا کر لینا بہتر ہے۔ ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔

تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے

سوال :- رمضان المبارک میں ہمارے جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے۔ انشاء اللہ اس بار رکھوں گی اور پچھلے روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کر لینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ یا پھر وہ روزے رکھنا ہوں گے؟ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے؟

جواب :- اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جس کی ضرورت تمام مسلم خواتین کو ہے اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی اور غفلت سے کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے جو روزے "خاص عذر" کی وجہ سے رہ جاتے ہیں ان کی قضا واجب ہے اور سستی و کوتاہی کی وجہ سے اگر قضا نہیں کئے تب بھی وہ مرتے دم تک ان کے ذمے رہیں گے۔ توبہ و استغفار سے روزوں میں تاخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے۔ وہ ذمے رہیں گے۔ ان کا ادا کرنا فرض ہے' البتہ اس تاخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے اس وقت سے لے کر جتنے رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگائیے اور پھر ان کو قضا کرنا شروع کیجئے۔ ضروری نہیں کہ لگاتار ہی قضا کئے جائیں بلکہ جب بھی موقع ملے قضا کرتی رہیں اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتی ہوں اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کر دیا جائے۔ اور اگر آپ کو یہ یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگائیے اور ہر مہینے جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لے کر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگا لیجئے۔

اگر "ایام" میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں

سوال :- خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد' بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے' ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں' دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہوتا تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے۔ تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا۔ جبکہ ہم ایسا صرف شرم و حیا کی وجہ سے کرتے ہیں۔

جواب :- ایسی باتوں میں شرم و حیا تو اچھی بات ہے مگر بجائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو' مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔

عورت کے کفارہ کے روزوں کے دوران "ایام" کا آنا

سوال :- ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا اب کفارہ دینا تھا کفارہ کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ایام حیض شروع ہو گئے۔ کیا اسے پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

جواب :- کفارے کے ساتھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے۔ اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہو گیا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہو جائیں گے۔ اور نئے سرے سے شروع کر کے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایام حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہو جاتا ہے وہ معاف ہے' ایام حیض میں روزے چھوڑ دے' اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفہ کے روزہ شروع کر دیا کرے۔ یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہو جائیں۔ ●●

ڈاکٹر سید رضوان احمد ندوی

چیچنیا
تاریخ کے آئینے میں

ایک ہفتہ سے قوقاز کے چھوٹے سے مسلمان ملک چیچنیا پر روسیوں کی بمباری جاری ہے' اس چھوٹی سی مسلمان مملکت کے پایہ تخت گروزنی اور اس کی بھی امن پسند سویلین آبادی اس وحشیانہ مسلسل بمباری کا نشانہ ہے جس کے بارے میں ہم اخباروں میں پڑھ رہے ہیں اور ٹیلی ویژن پر اس ظالمانہ و بہیمانہ جارحیت کے آثار تباہ شدہ مکانات و عمارات اور زخمی و مردہ انسانوں کی شکل میں دیکھ رہے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی مظلومیت پر کف افسوس مل رہے اور ان کی بربادی پر کڑھ رہے ہیں۔

آخر یہ چیچن کون ہیں؟ ان کی تاریخ کیا ہے؟ ان کا کردار کیا ہے؟ اس سب کے بارے میں ہماری معلومات تقریباً صفر ہیں۔ ہماری صحافت میں ان دنوں جو چند مضامین شائع ہوئے ہیں ان سے ان سوالات کا پورا جواب نہیں ملتا' کیونکہ ان میں زیادہ تر حالیہ واقعات اور سیاسی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے' زیر نظر مضمون میں کوشش کی گئی ہے کہ چیچنیا کی اسلامی تاریخ اور اس کی مجاہدانہ تحریک و کردار کو کسی قدر تفصیل سے پیش کیا جائے۔

اٹھارویں اور انیسویں صدی سے جو یورپین استعمار اسلامی ممالک پر مسلط ہوا تھا اس نے ہم کو ہماری تاریخ سے غافل کردیا ہے' ہم میں سے بیشتر لوگ عام لوگ نہیں بلکہ وہ جن کو تعلیم یافتہ کہا جاتا ہے یورپ و امریکہ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے بارے میں تفصیلی علم رکھتے ہیں لیکن مغرب کے ثقافتی استعمار کی وجہ سے جو ہنوز قائم ہے اپنے ہم مذہب مسلمان ممالک کی تاریخ سے بڑی حد تک ناواقف ہیں اور مزید افسوس اس بات کا ہے کہ مسلم ممالک کی اعلیٰ تنظیم او آئی سی نے بھی اس بارے میں افسوس ناک غفلت سے کام لیا ہے اور عمومی سطح پر دنیا کے مختلف مسلم ممالک کی تاریخ اور ان کے روابط کو متعارف کرانے کی کوشش نہیں کی ہے۔

بھلا ہو اس تازہ روسی جارحیت کا کہ اس نے کم از کم ہم کو جھنجھوڑ کر بیدار کیا اور اپنے ان دور افتادہ بھائیوں کی طرف متوجہ کیا جس طرح تین سال قبل ہم پہلی مرتبہ بوسنہ و ہرسک (بوسنیا ہرزیگووینا) کی اسلامی شخصیت سے واقف ہوئے ورنہ اس سے قبل ہم صرف یوگو سلاویہ کو جانتے تھے اور اس سے قطعاً" ناواقف تھے کہ اس یوگو سلاویہ کے اندر ایک قدیم مسلم ملک بوسنیا بھی ہے' یہی نہیں ہم قدیم وسیع و عریض اسلامی ملک ترکستان (قدیم ماوراء النہر) کو بھی بھول چکے تھے جو اسلامی تہذیب و علوم کا ایک بڑا مرکز رہا تھا اور ستر سالہ روسی تسلط کی وجہ سے ہم اس کو سوویت روس کا ایک حصہ سمجھتے تھے لیکن بھلا ہو جہاد افغانستان اور افغانیوں کی قربانی کا جنہوں نے سوویت یونین کو شکست و ریخت سے دوچار کیا اور اس ہی کے نتیجے میں دوبارہ ترکستان کو حیات نو ملی۔ دنیا کے نقشہ میں وسطی ایشیاء کی پانچ مسلمان جمہوریتیں نمایاں ہوئیں' بوسنیا کا اسلامی تشخص نمودار ہوا اور اب آخر میں چیچنیا کی اسلامی حیثیت ہمارے سامنے نمودار ہوئی ہے جس کے بارے میں ہم متجسس ہیں اور جس کے لئے ہمارے دل دھڑک رہے ہیں۔

میری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
اپنی تسبیح روز و شب کا شمار کرتا ہے دانہ دانہ

مغرب کے ثقافتی استعمار کی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگرچہ ہم ان گزشتہ ہفتہ دو ہفتوں میں چیچنیا کی اسلامی حیثیت سے واقف ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ہمارے بعض صحافی اس کو روس کا ایک علاقہ سمجھ رہے ہیں' جہاں مسلمانوں کی ایک آبادی ان کی جارحیت کا شکار ہوئی ہی' تو سب سے پہلے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے ذہنوں کو اس بارے میں صاف کریں اور اس حقیقت سے واقف ہوں کہ جغرافیائی' نسلی' تہذیبی اور دینی غرض کسی اعتبار سے چیچنیا روس کا کوئی حصہ نہیں' نہ قوقاز کے دوسرے علاقے جن کو روس نے بزور اپنے روسی فیڈریشن کی اکائیاں بنا رکھا ہے کسی بھی اعتبار سے اس کا کوئی جزو ہیں۔

قف قازیا قوقاز (کاکیشیا) جس کو عربی ماخذ میں قف قاس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کو ایک عام آدمی بھی کوہ قاف کے نام سے جانتا ہے' ایشیا کا حصہ ہے' یہاں قدیم زمانے سے جو اقوام آباد ہیں ان کا روس سے کوئی تعلق نہیں' اس انتہائی بلند پہاڑ کے جنوبی اور شمالی علاقوں میں مختلف جنگجو قبائل آباد ہیں جن کا ذکر گیارہ بارہ سو سال قبل لکھی ہوئی عربی جغرافیہ کی کتابوں میں موجود ہے اور ان میں قدیم ترین ماخذ خلافت عباسیہ کے ایک اہم عہدہ دار اور مصنف ابن خردازبہ (وفات ۳۰۰ھ) کی کتاب "المسالک والممالک" ہے۔ انہی قبائل میں سے آوار' لاز' بلکاز' آلان' انگش' ایدیگی' چرکس (عربی شرکس) وغیرہ کے ساتھ چیچن (عربی شاشان) بھی ایک قبیلہ کا نام ہے' جس کے نام پر روس کے کمیونسٹوں نے روسی انقلاب (۱۹۱۷ء) کے بعد سنہ ۱۹۳۴ء میں ایک داخلی طور پر خود مختار جمہوریت چیچنیا انگوشیا تشکیل دی اور اس طرح چیچنیا کا نام وجود میں آیا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مشہور لبنانی مورخ و زعیم امیر شکیب ارسلان کے قول کے مطابق انقلاب روس سے قبل شمالی و جنوبی قوقاز کا یہ وسیع علاقہ کرجستان (جورجیا) داغستان (عربی طاغستان) اور ملک چرکس (عربی شرکس) کے نام سے موسوم تھا لیکن روس نے جس طرح ماوراء النہر یا ترکستان میں وسطی ایشیا کے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی غرض سے وہاں ازبکستان' ترکمانستان' تاجکستان وغیرہ کی پانچ جمہوریتوں کو جنم دیا اسی طرح انہوں نے قوقازیا قف قاسیا میں جورجیا' داغستان' چیچنیا انگوشیا' کباردیا' بلکاریا' کراچای' ادیگا' اوستی نیا الشمالیہ اور اوستی نیا جنوبیہ کی آٹھ خود مختار اور نیم خود مختار جمہوریتوں کو قائم کیا ان میں سے کرجستان یا جورجیا و جنوبی اوستی نیا کے علاوہ باقی سب چھوٹی چھوٹی جمہوریتوں میں مسلمان غالب اکثریت میں ہیں یہ قدیم سے اسلامی تہذیب کے حامل ہیں اور اگرچہ نسلی اعتبار سے ان میں قدرے اختلاف ہے لیکن ان میں ترکی لسانی اثرات نمایاں ہیں خاص طور پر مغربی قوقاز کی جمہوریتوں میں جو طویل زمانہ تک عثمانی سلطنت کا حصہ رہی ہیں اس لئے امریکی انتظامیہ کا یہ کہنا کہ چیچنیا اٹھارویں صدی کے وسط سے روس کا ایک حصہ ہے اور اس لئے یہ قضیہ" روس کا ایک داخلی معاملہ ہے (نیوز ویک ۲۶ دسمبر) تاریخ کے ساتھ ایک مذاق اور مغربی سامراج ذہن کی عکاسی ہے۔ دانستہ طور پر تاریخی حقائق سے منہ موڑنے کی امریکن پالیسی کی حد یہ ہے کہ امریکی حکومت نے اپنے اس بیان میں چیچنیا کے مسئلہ کو لاس اینجلس کے فسادات سے تشبیہ دی ہے۔ اس میں ہماری امریکہ نواز حکومت کے لئے ایک تازیانہ عبرت ہے۔

چیچنیا کی اسلامی تاریخ

چیچنیا سے متصل قوقاز کا جنوبی علاقہ یعنی موجودہ جورجیا و آرمینیا حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں یعنی سنہ ۱۹ھ سے ۲۲ھ تک مسلمانوں کے زیر سایہ آچکا تھا یہی نہیں بلکہ چیچنیا سے مشرق میں متصل شمالی قوقاز کا وہ علاقہ جو تقریباً دو سو سال سے داغستان (یعنی کوہستان' داغ باصطلاح بہ معنی کوہ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کا مشہور شہر دربند (عربی باب الابواب) بھی دو صحابیوں حضرت سراقہ بن عمر اور حضرت سلمان بن ربیعۃ الباہلی کی مشترکہ کوششوں سے اسلام کے زیر نگیں ہو گیا تھا (یہی) وہ علاقہ ہے جہاں ان

دتوں روسی ظالمانہ حملے کے بعد جیچنیا کے بوڑھے اور عورتیں و بچے پناہ لے رہے ہیں اور جس کی حدود کو بند کرنے میں روسی حکومت اب تک ناکام رہی ہے) اس علاقہ قوقاز کی فتح میں بعض دوسرے صحابہ کرام یعنی عبدالرحمٰن بن ربیعہ' بکیر بن عبداللہ الیثی' حبیب بن مسلمہ' حذیفہ بن اسید کا ذکر بھی عربی تواریخ میں آتا ہے' ان میں سے بہت سے صحابہ باب الابواب یا دربند میں مدفون ہیں' یہ قدیم شہر داغستان کے مشرقی حصہ میں' بحر خزر یا کیسپین کے کنارے آج بھی آباد ہے اس کے بعد سے یہ علاقہ خلافت راشدہ اور پھر اموی عباسی خلافت کے زیر نگیں رہا۔ حضرت عثمانؓ اور پھر اموی عہد میں خلیفہ اموی ہشام بن عبدالملک کے بھائی مسلمہ بن عبدالملک کے ہاتھوں سنہ ۱۰۵ھ میں یہاں مزید فتوحات ہوئیں' ہزارہا عرب خاندان یہاں آباد ہوئے اس کے بعد سے عربی زبان یہاں عام ہو گئی جس کے آثار روسی انقلاب تک وہاں نمایاں تھے۔ روسیوں نے اور خاص طور پر کیونسٹوں نے وہاں جس طرح عربی اور ترکی زبانوں کو مٹانے کی کوشش کی ہے یہ الگ داستان ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قدیم اسلامی تواریخ جیسے بلاذری کی فتوح البلدان اور تاریخ طبری وغیرہ میں اس علاقہ کی فتوحات کا ذکر آرمینیہ کی فتوحات کے ضمن میں آتا ہے کہ ظہور اسلام کے وقت ایران کے شمال اور ترکی کے مغرب میں آرمینیہ کی وسیع عیسائی مملکت قائم تھی اور قوقاز کے کچھ علاقے بیزنطینی سلطنت کے تابع تھے' بحر کیسپین یا خزر کے مغربی سواحل پر مملکت خزر قائم تھی۔ اس کے علاوہ شمالی قوقاز میں چھوٹی چھوٹی قبائلی ریاستیں تھیں جن کا ذکر یہاں باعث طوالت ہوگا لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر قبائلی ریاستیں صلح کے ذریعے خلافت اسلامی کی باج گزار ہو گئی تھیں اور داخلی طور پر آزاد تھیں۔ شمالی قوقاز کے علاقہ میں قوموق پہلا قبیلہ تھا جس نے خود ہی اسلام قبول کیا۔

سنہ ۲۴۷ھ تک قوقاز کا یہ علاقہ عباسی خلافت کے تابع تھا پھر اس کے بعد سے سنہ ۳۲۹ھ تک مشرقی قوقاز میں ایک مسلمان خاندان بنوساج کی حکومت رہی پھر بیزنطینی حکومت کے تعاون سے عیسائیوں نے کرجستان (جورجیا) پر تفلیس تک سنہ ۱۱۲۲ھ میں قبضہ کرلیا لیکن اس صدی میں سلجوقی سلطان الپ ارسلان نے ۴۶۵ھ میں دوبارہ کرجستان کو اپنی اسلامی حکومت کے تابع کرلیا پھر منگولوں یا تاتاریوں کی تاخت و تاراج کے زمانہ میں قوقاز کا جنوبی علاقہ تاتاریوں کی مسلمان ایرانی سلطنت ایل خانیوں کے تابع ہو گیا جبکہ شمالی قوقاز مسلمان تاتاریوں کی دوسری شاخ یعنی طلائی قبیلہ کا باج گزار تھا کہ جنوبی روس اور یوکرائن میں ان کی حکومت قائم تھی جن کا پایہ تخت دریائے وولگا کے کنارے سرائے کا شہر تھا اس وقت ماسکو کی چھوٹی سی ریاست سرائے میں قائم استراخان کی اس عظیم مسلمان حکومت کو سالانہ خراج پیش کرتی تھی اور اس کے رحم و کرم پر قائم تھی۔ اس کے بعد چودھویں صدی عیسوی میں یہ علاقہ تیمور لنگ کے زیر اثر آیا جس کا ماسکو پر حملہ مشہور ہے۔ اس کے بعد یہ علاقہ ترکمان سلطنت کے بانی اوزون حسن کے زیر تسلط رہا۔ جس نے تیمور لنگ کی وفات کے بعد مغربی وسطی ایشیا میں اپنی طاقتور حکومت قائم کی تھی اور جو ترکی کے سلطان محمد الفاتح کا معاصر تھا پھر اس کے وارثوں کے عہد میں سلطنت کی کمزوری کے سبب قف قاز کا مغربی علاقہ کچھ تو کریمیا کے مسلمان خانوں کے زیر اثر رہا اور کچھ ترکی حدود سے متصل سلطنت عثمانیہ کا تابع ہو گیا۔

اس طرح قوقاز کے وسیع علاقہ میں عربی تاتاری اور ترکی اثرات نمایاں رہے جس سے وہاں کے اصلی باشندے کافی متاثر ہوئے خاص طور پر وہاں عربی اور ترکی اسلامی ثقافت کا گہرا اثر رہا۔ مشرقی قوقاز یعنی داغستان میں کیونسٹوں کے تسلط سے قبل تک عربی و فارسی بولی اور سمجھی جاتی تھی جبکہ مغربی قوقاز میں ترکی زبان دوسری ملکی زبان تھی۔

سولہویں صدی کے اواخر میں روس کی بڑھتی ہوئی طاقت نے بحر کیسپین کے شمال میں استراخان کی اسلامی سلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد شمالی قوقاز میں مداخلت شروع کی' سترہویں صدی کا نصف اول روس کی شمالی قوقاز میں پیش قدمی کا زمانہ ہے لیکن لوکل حکمرانوں اور ترکی و ایران کے دباؤ کے باعث انکو اس میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہو سکی کہ ان کو بار بار پسپائی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ زار روس پیٹر اعظم (۱۶۸۹ء-۱۷۲۵ء) کے زمانہ میں روسیوں نے ایک لاکھ فوج سے شمالی قوقاز پر حملہ کیا یہ زمانہ ایران اور ترکی کی عثمانی سلطنت کے انحطاط کا تھا۔ زبردست روسی افواج نے ۱۷۲۲ء میں داغستان کے پایہ تخت دربند اور پھر اس کے بعد باکو پر قبضہ کرلیا لیکن وہ ان مقبوضات کو زیادہ دن تک اپنے ہاتھوں میں نہ رکھ سکے کہ نادر شاہ درانی کی دھمکی پر ۱۷۳۵ء میں ان کو اپنے ان مقبوضات سے دستبردار ہونا پڑا اور روس نے ۱۷۳۹ء میں معاہدہ بلغراد کے تحت شمالی قوقاز کی آزادی کو تسلیم کرلیا' اب بھی عثمانی سلطنت میں اتنا دم خم تھا کہ اس نے روس کی شمالی قوقاز میں پیش قدمی کو روکتے ہوئے کریمیا کے بحیرۂ آزوف اور بحر اسود میں روسی بحریہ کے داخلے کو ممنوع قرار دیا۔

لیکن سنہ ۱۷۷۴ء کا ترکی و روس کا معاہدہ کوچک کینارجی ایک نقطہ انعطاف تھا۔ سلطنت عثمانیہ جس پر یورپی طاقتوں کا مغرب و مشرق دونوں طرف سے سخت دباؤ تھا اور جو تین سو سال سے ان یورپی طاقتوں سے مقابلہ کرتے کرتے تھک گئی تھی اس نے مجبور ہو کر اس معاہدے کے تحت کریمیا پر اپنے قبضہ سے دستبرداری کرتے ہوئے اس کو ایک آزاد مملکت تسلیم کرلیا تھا اس طرح کریمیا اور اس کے ساتھ شمالی قوقاز دونوں ہی اب بڑھتی ہوئی روسی طاقت کے رحم و کرم پر تھے جس نے مختلف حیلوں کے ذریعہ صرف دس سال بعد ہی سنہ ۱۷۸۳ء میں کریمیا پر قبضہ کرلیا اور چونکہ شمالی قف قاز کریمیا کی جنوبی حدود میں آتا تھا اس لئے روس نے قانونی طور پر قف قاز میں مداخلت کا دعویٰ شروع کردیا اور بالفعل یہ مداخلت انتہائی سفاکانہ طور پر شروع بھی کردی اور اس درمیان یعنی ۱۷۷۷ء میں شمالی قف قاز میں کئی ہزار طوغائی قبائل کا قتل کرایا یہ وہ انداز سیاست اور توسیع پسندی تھا جس کا اولین مظاہرہ ایون وحشت پسند زار روس کے عہد میں استراخان پر قبضہ کے دوران ہوا تھا اور جس پر بعد کے تمام زار اور پھر کیونسٹ حکمران خاص طور پر اسٹالن کاربند رہے اور جس کا مظاہرہ اب بورس یلسن نے چیچن کی امن پسند ریاست پر وحشیانہ بمباری کر کے کیا ہے۔

بہرحال روس کی اس نئی سامراجی پالیسی اور عسکری قوت کے مظاہرے نے جہاں قف قاز کے باشندوں میں' بحرہ خزر سے لے کر بحر اسود تک بے چینی پھیلا دی وہاں ان میں روسیوں کے مقابلہ کے لئے ایک نئی تحریک جہاد کا بھی آغاز ہوا جس سے ہمارے یہاں کے لوگ بڑی حد تک بے خبر ہیں۔

قف قاز کی تحریک جہاد

اس تحریک جہاد کو منظم کرنے اور اس کی اولین قیادت کا سرا جیچنیا ہی کے ایک دینی رہنما اور نقشبندی سلسلہ تصوف کے ایک مرشد شیخ منصور کے سر ہے جن کو شمالی قف قاز کے لوگوں نے ۱۷۸۵ء میں اس تحریک جہاد کا پہلا امام مقرر کیا اگرچہ بعد کو اس تحریک جہاں کی امامت جو تحریک مریدین کے نام سے مشہور ہے داغستان کے علماء و شیوخ کے حصہ میں آئی۔

یہاں ایک اہم سوال یہ ہے کہ آخر اس دوران قف قاز کے حکمرانوں کا کیا دور تھا....؟ اور وہ حکمران کون تھے؟ اس کی کچھ تفاصیل ہم امیر شکیب ارسلان کی مشہور و بے نظیر عربی کتاب "حاضر العالم الاسلامی" (چار جلدیں) سے معلوم ہوتی ہے جو درحقیقت ایک امریکی مصنف Lothrop Stoddard کی عالم اسلام پر ایک کتاب پر انتہائی تفصیلی اضافوں اور تصحیحات کے بعد ایک نئی کتاب ہو گئی ہے۔ "اس کے مطابق شمالی قف قاز پر دو بڑے قبیلوں قوموق اور قابلق کے امراء کی حکومت تھی جن کے لقب علی الترتیب شامکال اور عصمی تھے جو داغستان اور دوسرے علاقوں پر سولہویں صدی سے اٹھارویں صدی عیسوی تک حکمرانی کرتے تھے' ان حکمرانوں نے شروع میں روس کے قدم قف قاز میں نہیں جمنے دیئے اور ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا' خاص طور پر شامکال حکمرانوں نے جو سترہویں صدی میں سلطنت عثمانیہ کے تابع ہو گئے تھے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ شمالی قف قاز میں جیچنیا سے ملحق داغستان ہی ایک وسیع اور منظم ریاست کا علاقہ تھا اور جیچنیا اس ہی کا ایک حصہ تھا اس کے ساتھ شمالی قف قاز کے یہ مختلف قبائلی حکمراں ایک طرف عثمانی سلطنت اور دوسری طرف حکومت ایران کے دست نگر تھے لیکن

باقی ص ۲۷ پر

ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
دادابھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

بقیہ : رمضان المبارک کی فضیلت

اٹھارویں صدی کے اواخر میں جب یہ دونوں بڑی مسلمان سلطنتیں کمزوری کا شکار ہوئیں تو روس کے مقابلہ میں قفقاز کی حفاظت کی ذمہ داری ان لوکل چھوٹے حکمرانوں پر پڑی۔

انیسویں صدی کے اوائل میں ان حکمرانوں نے باہمی اتحاد کے ذریعہ روس کے مقابلہ کی کوشش کی اور روس کو کافی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن بالآخر ان کی ہمت جلد ہی جواب دے گئی کہ ان کے دل جذبہ جہاد سے معمور نہیں تھے سو انہوں نے روس کی تبعیت قبول کرلی یا بعض کو روسیوں نے فوجی افسر بنا کر ماسکو بھیج دیا لیکن وہ وقت تھا جب وہاں کے علماء و شیوخ نے عوام میں جذبہ جہاد کو بیدار کیا جو ان کی قیادت میں اپنے ان کم ہمت و جاہ پسند حکمرانوں اور روسیوں کے خلاف کھڑے ہوگئے اور شمالی قفقاز میں وہ طویل تحریک جہاد شروع ہوئی جو تقریباً سو سال تک نشیب و فراز کے مراحل میں جاری رہی۔

اس تحریک جہاد کا قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ یہ اس نقشبندی سلسلہ تصوف کی قیادت میں برپا ہوئی جس کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے جہاں وسطی ایشیا اور قفقاز میں اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر مسلمانوں کے دلوں میں شعلہ اسلام کو فروزاں رکھا وہاں طلب اقتدار سے دور رہتے ہوئے مسلمانوں کی سیاسی و عسکری رہنمائی بھی کی۔ اس نقشبندی سلسلہ کی ایک برگزیدہ اور مشہور ترین ہستی ہمارے برصغیر میں مجدد الف ثانیؒ تھے جن کے فکری اور قلمی جہاد اور عملی اقدامات نے اکبری الحاد و بے دینی سے برصغیر کو محفوظ کیا اور جو اسلام کی فکری و سیاسی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ : عقیدۂ ختم نبوت

یاد رکھو! جو شخص کہتا ہے کہ نبی بن سکتا ہے۔ یا بنا ہے یا بنے گا۔ یا کوئی ہے۔ یا کوئی ہوگا۔ یا ہوا تھا۔ محمد ﷺ کے بعد۔ اس کے جھوٹے اور بے ایمان ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

میرے استاذ محترم حضرت مفتی محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ رحمتہ اللہ علیہ نے "ختم نبوت کامل" کتاب میں کتب سابقہ کے حوالے بھی جمع فرما دیئے ہیں۔ ان میں بھی لکھا ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور میں نے بتایا کہ عقل سلیم کا فتویٰ بھی ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک طرف۔ اللہ تعالیٰ کا نبیؐ ایک طرف۔ امت مسلمہ ایک طرف۔ کتب سابقہ ایک طرف اور عقل سلیم ایک طرف اور قادیانی دوسری طرف کہ وہ کہتے ہیں نبوت جاری ہے۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ ختم نبوت کا مسئلہ سمجھ میں آگیا۔

کا ایک پرچہ نکلتا تھا ملتان سے (میرے ترمذی شریف کے استاذ ہیں) اس کی لوح پر ایک شعر لکھا ہوا تھا۔

تیغ گراں بجز بر زندیق باش
اے مسلمان پیرو صدیق باش

ہر زندیق کے لئے کاٹنے والی تلوار بن جاؤ۔ اے مسلمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیرو بن جاؤ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مناظرے نہیں کئے تھے مسیلمہ کذاب کے ساتھ۔ مسیلمہ کذاب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اس قسم کی کوئی بات اس نے کی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس سے اٹھ جا۔ میں تجھ سے بات نہیں کروں گا۔ میرا نمائندہ تجھ سے بات کرے گا۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن سورج چڑھا ہوا تھا۔ ابھی تاریکی پھیلنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ ادھر آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا۔ ادھر یہ کیڑے مکوڑے نکلنے شروع ہوئے۔ برساتی کیڑے۔ مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی اور ایک سجاح تھی وہ نبیبنی تھی پہلے نبی تھے۔ اس سجاح نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ عقد کرلیا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ مسیلمہ کذاب نے تجھے کیا مہر دیا۔ کہنے لگی پانچ نمازیں معاف یہ اس کا مہر تھا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مناظرہ نہیں کیا بلکہ سیف من سیوف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں لشکر بھیجا۔ شدت کی جنگ ہوئی۔ سات سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو حفاظ قرآن تھے اور جن میں سالم مولیٰ ابی حذیفہ تھے وہ بھی شہید ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی زید بن خطاب بھی شہید ہوئے اور مسیلمہ کذاب کے بیس ہزار ساتھی بھی مسیلمہ کذاب کے حدیقۃ الموت میں واصل جہنم ہوئے۔ حدیقۃ الموت موت کا باغ بعد میں اس جگہ کا نام رکھا گیا۔

میرے بھائیو! ختم نبوت کا سب سے پہلا منکر مسیلمہ کذاب اور مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرنے والے سب سے پہلے امتی خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ سات سو صحابہ کرامؓ قرآن مجید کے حفاظ جن کے ایک ایک کا وجود پوری دنیا پر بھاری تھا۔ وہ شہید ہوئے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ختم نبوت کی حفاظت نوک تلوار سے کی اور آج محمد ﷺ کا امتی کہلوانے کا فرض ہے کہ کم سے کم جھوٹے نبی کا مقابلہ زبان سے تو کریں۔ میں تمہیں ایک فارمولا دوں گا لیکن یہ بتاؤ عمل کرو گے۔ انشاء اللہ ضرور کریں گے۔ ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ میرا اور تمہارا اس مسجد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے معاہدہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والے سال میں ایک مرتبہ یہ منظم میں کانفرنس کرلیتے ہیں۔ ختم نبوت زندہ باد۔ تم نے نعرے لگا دیئے۔ جلسہ ہوگیا۔ بس ختم نبوت کا کام ہوگیا۔ قادیانی سمجھتے ہیں کہ ختم نبوت کا ایک نعرہ لگا کر چلے جاتے ہیں۔ سال کے بعد پھر یہ اکابر علماء امت تشریف لاتے ہیں اور پھر نعرہ لگا دیتے ہیں۔ نہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا۔ پورے برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کھولے جائیں گے اور ان پر بورڈ لگے ہوئے ہوں تاکہ قادیانیوں کو بخار چڑھے۔ اس سال کا ہدف پورے برطانیہ میں پچاس دفتر کا قیام ہے۔ کیا اس کے لئے کوشش کرو گے۔ یہ دفاتر قائم کرو گے۔ آئندہ سال اللہ تعالیٰ زندگی عطا فرمائے۔ جب میں کانفرنس میں آؤں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پچاس دفتر ہونے چاہئیں۔ جن پر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فلاں کا بورڈ ہونا چاہئے۔

بقیہ : چیچنیا تاریخ کے آئینے میں

عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے۔ اگر بدنگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے۔ اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں کرتے۔۔۔۔۔ بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں، کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا یا چوسر، گنجفہ، تاش، ہارمونیم، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کرلیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتدبہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا جو فی نفسہ مباح ہے، جب روزہ میں وہ حرام ہوگیا تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی جو فی نفسہ بھی حرام ہیں، وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے، خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ اس سے کوئی یوں نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا، لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہوجائے گا لیکن ادنیٰ درجہ کا۔

جیسے اندھا، لنگڑا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے، کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔"

پھر حضرتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔

"خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔ کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا، یعنی وقتاً فوقتاً" یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے۔ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرلے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہوجاتا ہے، بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔"

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ہمارا نصب العین اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ

اور گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کی تمام دردمندان اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے

اپیل

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اپنے یوم تاسیس سے لے کر اب تک اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ

گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب کر رہی ہے

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزار ہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰،۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے (اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اس کے اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو چکی ہے ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر، قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ، ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں، مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے دو ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پرزور تعاقب میں مصروف ہیں۔ امسال عالمی مجلس نے ایک عظیم الشان منصوبہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کام شروع کیا ہوا ہے اور وہ ہے روس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں اور کمیونسٹوں کے جبر و تشدد سے نجات حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمانوں میں قرآن مجید پہنچانا۔

یہ آزاد ریاستیں

کسی زمانہ میں اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہی ہیں۔ امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام برہان الدین فرغانی، صاحب ہدایہ، امام ابو حفص کبیر، امام ابو اللیث سمرقندی اور امام ابو منصور ماتریدی اسی سرزمین سے اٹھے جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ و جابرانہ تسلط نے عالم اسلام کی ان مایہ ناز ریاستوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا۔ آج وہ سرزمین قرآنی تعلیم کی پیاسی اور وہاں کے مسلمان ہم سے قرآن مجید کے طالب ہیں۔ ایسے میں عالمی مجلس کے وفد نے وہاں کا دورہ کرنے کے بعد ۱۰ لاکھ قرآن مجید جماعت کی طرف سے چھپوا کر وہاں پہنچانے کا فیصلہ کیا جو الحمدللہ آپ کی دعاؤں سے زیر طبع ہے اس وقت ہزاروں قرآن مجید وہاں پہنچا بھی دیئے ہیں۔

ان تمام منصوبہ جات خاص طور پر وسطی ایشیا کی ریاستوں میں قرآن مجید پہنچانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی مجلس کو آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے

ہم تمام اہل اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ

وہ موجودہ مہینوں خصوصاً رمضان المبارک میں مذکورہ منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور خاص طور پر عطیات سے دل کھول کر امداد فرمائیں۔

فقیر خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون:۔ ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بنک، بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔